وقال ربکم ادعونی أستجب لکم

تصدیق شدہ نسخہ

مسنون دعائیں

دنیا و آخرت کی کامیابی کا اعلیٰ ترین زینہ ہے

از

مولانا عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ

جدید تخریج

مفتی اِحسان الحق

فاضل و متخصص فی علوم الحدیث

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی

مکتبہ الحسنی

0332-2177075

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام : .... مسنون دعائیں

مرتب : .... حضرت مولانا مفتی عاشق الہیؒ

تخریج : .... مفتی احسان الحق

سن اشاعت : .... اگست ۲۰۱۹

تعداد اشاعت : ۵۰۰

فائنل سیٹنگ : .... مولانا کلیم اللہ چترالی زید مجدہ

برائے رابطہ

مکتبہ الحسنیٰ

0332-2177075

گذارش

قارئین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس کتاب کی ترتیب وتخریج میں حتی الامکان تصحیح کی گئی ہے۔ مگر چوں کہ انسان خطا کا پتلا ہے اسی لئے اگر کوئی فروگذاشت نظر آئے تو ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اگلی طباعت میں ان اغلاط کو درست کیا جا سکے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں
پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں
اور ساتھ ساتھ یہ کاوش امہات المؤمنین رضوان اللہ علیہن اجمعین کے نام
اور میرے والدین، جملہ اساتذہ ومشائخ کے نام
اللہ تعالی ان سب کو اپنی شایان شان بہترین جزائیں عطا فرمائے۔ آمین
اور میرے جو اساتذہ کرام اس دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں، اللہ
تعالی ان کی کامل مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی سے اعلی
مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔

تقریظ وتصدیق

حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن کوثر زید مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمین والصلاۃوالسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

أمابعد، حضرت مولانا مفتی احسان الحق صاحب زید مجدہم موفق عالم ہیں، دینی خدمات میں مصروف ہیں اور علمی وتحقیقی مزاج رکھتے ہیں جوکہ بہت کم حضرات کونصیب ہوتا ہے۔ حضرت والد صاحب نوراللہ مرقدہ کی معروف کتاب ''مسنون دعائیں'' ایسی کتاب ہے کہ اس سے لاکھوں مسلمانوں نے دعائیں یاد کی ہیں، یہ کتاب امت کے لئے بہت نافع ثابت ہوئی۔ مرکز نظام دہلی اور رائے ونڈ میں بھی یہ کتاب موجود رہتی ہے اور جماعتوں کی جب تشکیل ہوتی ہے تو دعائیں یاد کرنے کے لئے اس کتاب کو ساتھ رکھا جاتا ہے، کچھ عرصہ پہلے ایک صاحب نے اس کتاب کی تخریج کی لیکن ان صاحب کو علمی بصیرت حاصل نہ تھی، جس کی وجہ سے وہ اس کتاب پر صحیح کام نہ کرسکے، کتاب کو بگاڑ کر رکھ دیا، جو الفاظ حدیث انہیں نہ ملے تو انہوں نے سمجھا کہ یہ دعا اس طرح ثابت نہیں، انہوں نے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادگان سے رجوع کئے بغیر اپنی رائے سے کام لیا جوکہ ایک قسم کی خیانت ہے۔

ضرورت تھی کہ کوئی محقق عالم اس کتاب کی دعاؤں کی تخریج کرے۔ اللہ تعالی نے مفتی احسان الحق صاحب زید مجدہم کو اس عظیم کام کے لئے موفق فرمایا، موصوف نے اس کام کو بخوبی انجام دیا، دعاؤں میں تبدیلی، ردّو بدل نہیں کیا، تخریج میں تحقیقی انداز میں وضاحت کردی۔ اور موصوف نے حضرت والد ماجد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''کسب حلال وادائے حقوق'' کی احادیث کی بھی تخریج کی ہے۔

اللہ تعالی موصوف کو اپنے شایان شان جزاء خیر عطا فرمائے اور مزید دینی کاموں کے لئے موفق فرمائے، اوران کی کاوشوں کو امت کے لئے نافع بنائے۔ آمین

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ونبينا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

وأنا العبد الفقير إلى الله تعالى (المفتي) عبد الرحمن الكوثر عفا الله عنه

خادم القرآن الكريم بالمسجد النبوي الشريف (سابقا)

وأستاذ الدراسات الإسلامية بجامعة طيبة بالمدينة المنورة (سابقا)

وخادم العلم بمملكة البحرين (حاليا)

پہلے مجھے پڑھیں

اللہ کا لاکھ لاکھ کرم ہے، لاکھ لاکھ شکر ہے، لاکھ لاکھ احسان ہے کہ جس نے ''مسنون دعائیں'' از حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ کی تخریج کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی جس طرح علمی حلقوں میں تعارف کی محتاج نہیں اسی طرح عوام الناس میں بھی موصوف اور موصوف کی کتب تعارف کی محتاج نہیں اور الحمدللہ بے حد مقبول بھی ہیں ۔

جب میں نیا نیا مدرسہ ھاجرہ (بانی: ملا احمد حلوائی نور اللہ مرقدہ شمالی ناظم آباد) میں داخل ہوا تو نورانی قاعدہ کے ساتھ ساتھ طلبہ کو ''آسان نماز'' پڑھائی جاتی اور یاد کرائی جاتی تھی، جو حضرت موصوفؒ ہی کی مرتب کردہ ہے، اسی طرح درس نظامی کے نصاب میں شامل ''زاد الطالبین'' بھی حضرت موصوف نے ہی تحریر فرمائی ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ سہراب گوٹھ شاخ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن میں جب درجہ ثانیہ (الف) میں زیر تعلیم تھا تو مندرجہ بالا کتاب حضرت مولانا عبید اللہ افغانی صاحب زید مجدہ ''ہدایۃ النحو'' کے ساتھ پڑھاتے تھے اور حضرت الاستاذ نے کتاب کے شروع میں فرمایا کہ مصنف یعنی حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب نور اللہ مرقدہ سے میں نے مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفا وتعظیما) میں پڑھا ہے یوں آپ حضرات ایک واسطہ سے مصنف قدس اللہ سرہ کے شاگرد ہو گئے۔ یہ ایک عجیب جملہ تھا جو ایک ابتدائی درجات کا طالب علم کیا سمجھتا مگر اس جملہ کو سن کر اس وقت جو فرحت

وخوشی ہوئی وہ آج تک محسوس ہوتی ہے۔

اسی طرح ہمارے دورہ حدیث کے استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤوف غزنوی صاحب مدظلہ نے دورہ حدیث کے سال بقرہ عید کی چھٹیوں میں طلبہ کے ذمہ "مسنون دعائیں" (زیر نظر کتابچہ) مکمل زبانی یاد کرنا ذمہ لگایا اور الحمدللہ ۲۰۱۰ میں اسے مکمل طور پر پڑھا اور استاذ محترم مدظلہ کے ارشاد کی تعمیل کرنے کی کوشش کی اور اس میں شامل دعاؤں کو اپنے معمولات میں لانے کی سعی وکوشش کی۔ یعنی میری ابتداو (ظاہری) انتہا میں حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب نوراللہ مرقدہ کی کتب (آسان نماز ومسنون دعائیں) کا کردار رہا۔

اسی طرح کچھ عرصہ قبل حضرت موصوفؒ کی کتاب "کسب حلال وادائے حقوق" کی بحمدہ اللہ وعونہ مکمل تخریج کی تھی۔ اس کے بعد بعض عوارض کی بنا پر سوچا کہ زیر نظر کتاب کی بھی تخریج کردوں، الحمدللہ گیارہ شعبان المعظم ۱۴۴۰ کو تخریج شروع کی اور ۱۴ شعبان المعظم کو تخریج مکمل ہوئی۔

وجہ تخریج:

اس کتاب کی تخریج کرنے کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بنی کہ کافی عرصہ قبل آسان نماز (جس کا ذکر ابھی ہوا) اس میں شامل "چالیس مسنون دعائیں" جدید نسخہ تخریج شدہ، (جو ایک بڑے مشہور کتب خانہ نے مناجات مقبول کے آخر میں شامل کرکے شائع کیا ہے) ہاتھ لگا شوق میں صفحات پلٹتا گیا تو آخر میں فاضل مصنف قدس اللہ سرہ کی چالیس احادیث جو ہم نے بچپن میں یاد کی تھیں ان میں سے کچھ دعائیں بالکل ہٹ کر پائیں، اور راقم کے لئے یہ بات ایک پریشان کن تھی کہ:

۱) آیا راقم کے حافظہ نے ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ یا

۲) پھر ہم نے جو بچپن میں یاد کی تھیں وہ غلط تھیں اور آج تک کیا ہم غلط پڑھتے رہے

تھے؟

۳)اور فاضل مصنف کی اتنی بڑی علمی شخصیت سے اس طرح کا تسامح کیسے ہوا؟

اسی پریشانی کے عالم میں تھوڑی سی تگ ودو کے بعد الحمدللہ ''آسان نماز'' جو قدیم طرز پر چھپ رہی تھی وہ بھی مل گئی اور اس میں موجود دعاؤں کو ویسے ہی پایا جیسے الحمدللہ حفظ کیا تھا۔

اب الحمدللہ ایک سوال تو حل ہو گیا کہ ''حافظہ'' تو اللہ کے فضل سے صحیح کام کر رہا ہے مگر دوسرا اشکال پھر بھی باقی رہا کہ حضرت موصوف (ان کا ذکر آرہا ہے) جنہوں نے آسان نماز کے آخر کی ''چالیس مسنون دعائیں'' تخریج کی ہیں انہیں اس رد وبدل کی ضرورت کیوں پیش آئی اور ماشاء اللہ ان چالیس مسنون دعاؤں کے نام کے تحت فاضل موصوف نے ''تصحیح وتخریج'' کے تحت اپنا نام لکھا ہے۔(یعنی ان چالیس مسنون دعاؤں کی انہوں نے تصحیح بھی کی ہے اور تخریج بھی)

اس کا سادہ سا مطلب جو راقم سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ فاضل مصنف مفتی محمد عاشق الٰہی نوراللہ مرقدہ نے غلط سلط دعائیں جمع کی ہیں جن کی ان نئے فاضل نے تصحیح کی ہے۔لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

کاش!فاضل مصحح ومخرج مصنف کے ذوق تصنیف وتالیف کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور اس اعتبار سے تخریج کرتے تو خود بھی اپنے اکابر سے بدظن نہ ہوتے جیسا کہ ''تصحیح'' کے عنوان سے ظاہر ہے۔اور دوسروں کو بھی بدظنی میں نہیں ڈالتے۔(جیسا کہ آسان نماز کے سابقہ اور موصوف کی تخریج کردہ نسخہ کو سامنے رکھ کر تاثر پیدا ہوتا ہے)۔

الغرض قصہ مختصر پرانی آسان نماز کے آخر میں موجود مسنون دعائیں اور مناجات مقبول کے آخر میں شامل چالیس مسنون دعاؤں کا جب موازنہ کیا گیا تو چند مقامات ایسے سامنے آئے جو ایک دوسرے سے جدا تھے،مثلاً:

۱)''سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں'' کے عنوان کے تحت فاضل مصنف قدس اللہ سرہ

نے دعالکھی ہے:

اللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك۔

فاضل مصحح ومخرج نے ''تجمع'' کوایک طرف کرکے ''تبعث'' لکھا ہے

اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك۔

صحیح دونوں ہیں مگر موصوف ابوداود کے علاوہ دیگر کتب کی طرف مراجعت کرتے تو مکمل دعادیکھ لیتے۔

۲) ''جب کھاناشروع کرے''

آسان نماز کے قدیم نسخہ میں:

بسم الله وعلى بركة الله۔

اورفاضل مصحح ومخرج نے مستدرک کے حوالہ سے

''بسم الله وبركة الله'' لکھا ہے۔

اب فاضل مصنف نے یہ دعا کہاں سے لی ہے اور یہ بسم الله وعلى بركة الله کہاں لکھا ہے۔اس کی وضاحت راقم نے اسی کتاب میں کردی ہے۔

۳) جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے کے عنوان کے تحت آسان نماز کے قدیم نسخہ میں ہے:

الحمدلله الذي كساني هذا ورزقنيه۔

اورفاضل مصحح ومخرج نے لکھا ہے:

الحمدلله الذي كساني هذا الثواب۔

جس کتاب سے فاضل مصحح ومخرج نے حدیث کا متن لیا ہے اس میں ''الثوب'' بھی ہے مگر فاضل مصنف نے جس کتاب سے لیا ہے اس میں نہیں ہے،حوالہ کی تفصیل اسی کتاب میں دیکھیں۔

۴) جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں۔۔۔اس عنوان کے تحت فاضل مصنف نے آسان نماز کے قدیم نسخہ میں لکھا ہے:

اللھم أنت حسنت خلقی فحسن خلقی۔
فاضل مصحح ومخرج نے یہ دعا اس طرح لکھی ہے:
الحمد للہ، اللھم کما حسنت خلقی فحسن خلقی۔
فاضل مصحح نے جہاں سے متن نکالا ہے وہ اپنی جگہ مگر جو متن فاضل مصنف نے لکھا ہے اس کا حوالہ دیکھنے کے لئے زیر نظر کتاب دیکھیں۔

۵) دولہا کو یوں مبارک باد دیں کے عنوان کے تحت فاضل مصنف نے لکھا ہے:
بارك الله لك وبارك علیکما وجمع بینکما فی خیر۔
اور فاضل مصحح کے دل کو مصنف کا مندرجہ بالا عنوان نہیں بھایا تو انہوں نے عنوان کی تصحیح کرتے ہوئے لکھا "دولہا کو ان الفاظ سے مبارک باد دے"۔ اور دعا لکھی:
بارك الله لك وبارك علیك وجمع بینکما فی خیر۔
اور فاضل مصنف نے یہ متن جہاں سے لیا ہے اس کے لئے راقم کی تخریج دیکھیں۔
اور فاضل مصنف نے یہاں ایک اور غلطی ہوئی ہے کہ "فی خیر لکھا ہے اور ترمذی شریف کا حوالہ دیا ہے۔ حالاں کہ ترمذی شریف کہ فواد عبد الباقی اور بشار عواد کا محقق نسخہ اس میں فی الخیر ہے اور ترمذی شریف: ج:۱ص:۲۰۷۔ ایچ، ایم، سعید کا پاکستانی نسخہ اس میں اگر چہ فی خیر ہے مگر اس میں رقم الحدیث نہیں ہے رقم الحدیث فاضل مصحح نے انہی (فواد عبد الباقی اور بشار عواد) کی کتب سے لیا ہے۔ اور متن پاکستانی نسخہ سے لیا ہے۔

۶) نیا چاند دیکھنے کے عنوان کے تحت فاضل مصنف کی کتاب کے قدیم نسخہ میں ہے:
اللھم أھله علینا بالیمن والایمان والسلامة والإسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربی وربك الله۔
اور فاضل مصحح نے یہاں متن لکھا ہے:
اللھم أھله علینا بالیمن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربك الله۔

والتوفیق لما تحب وترضی نہیں ہے۔

اب فاضل مصنف نے متن کہاں سے لیا ہے اس کے لئے اسی کتاب میں تخریج دیکھیں۔

اور یہاں ایک بات یہ بھی ہے فواد عبدالباقی کے نسخہ میں" اهله" ہے اور بشار عواد اورایچ ا،ایم ،سعید کے پاکستانی نسخہ میں" اهلله" ہے۔اس کی وضاحت فاضل مصحح نے نہیں کی۔

نوٹ :

یہ وہ جگہیں ہیں جہاں فاضل مصحح سمجھے کہ فاضل مصنف سے تسامح ہوا ہے اور وہ تصحیح کے نام پر تخریب کر بیٹھے۔أعاذنا الله منه۔

تنبیہ :

کسی بھی کتاب کا متن ماتن کی امانت ہوتا ہے اس میں بلاوجہ چھیڑ چھاڑ مناسب نہیں اگر واقعی تحقیق میں یہ بات سامنے آتی ہے ماتن کی تحریر کردہ عبارت درست نہیں تو پاورقی حاشیہ میں اسے واضح کر دیا جاتا ہے نہ کہ پورا متن ہی تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ مثلا

فاضل مصنف نے روزہ افطار کرنے کی دعا لکھی ہے:

اللهم إني لك صمت وبك آمنت وعليك توكلت وعلى رزقك أفطرت۔

اور واقعی بعینہ یہ الفاظ موجودہ دور کی محققین کی تحقیق سے جو کتب حدیث چھپ رہی ہیں ان میں نہیں ملتی۔

اب فاضل مصحح نے ابوداود کے حوالہ سے لکھا ہے:

اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت۔

شاید فاضل مصحح نے فاضل مصنف کی کتاب مسنون دعائیں میں ابوداود کا حوالہ

پڑھااوراسی سے تخریج کردی۔

حالاں کہ راقم کاخیال ہے کہ:

اگرفاضل مصحح نے متن کی تخریج کرنی ہی تھی توفاضل مصنف کے متن سے قریب قریب ہی متن لے آتے ایک ہی لحمہ میں پورامتن بدل دیا۔

اس کے قریب قریب متن اوراس کاحوالہ مندرجہ ذیل ہے:

اللهم لك صمت وعليك توكلت وعلى رزقك أفطرت۔

بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث:المتوفى:۲۸۲ھ ج:۱ص:۵۲۷، كتاب الوصايا(وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم۔الرقم:۴۶۹۔ت :حسين أحمدصالح الباكرى،الناشر:مركزخدمة السنة والسيرة النبوية:الطبعة الاولى:۱۴۱۳۔۱۹۹۲۔

اوراس کے تحت ملاعلی القاری کی عبارت لکھ دیتے:

وأما ما اشتهر على الألسنة " اللهم لك صمت وبك آمنت وعلى رزقك أفطرت " فزيادة (وبك آمنت) لا أصل لها وإن كان معناها صحيحا۔

مرقاة المفاتيح:ج:۴ص:۴۲۶۔الرقم:۱۹۹۴۔ كتاب الصوم،باب فى مسائل متفرقة من كتاب الصوم۔

اورراقم کاخیال تویہ ہے کہ فاضل مصنف چوں کہ ایک عرصہ تک جامعہ دارالعلوم کراچی میں افتا کے شعبہ سے وابستہ رہے ہیں تو یہ دعاانہوں نے کتب فقہ سے لی ہے۔

علامہ طحطاوی حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں لکھتے ہیں:

ومن السنة عندالافطارأن يقول:

اللهم لك صمت وبك آمنت وعليك توكلت وعلى رزقك أفطرت

توفاضل مصنف نے علامہ طحطاوی کی عبارت "ومن السنة" پراعتماد کرتے ہوئے اسے سنت سمجھ کراپنی کتاب میں ذکر کردیا ہوگا،اسی طرح دیگر کتب فقہ میں بھی یہ دعااسی طرح منقول ہے۔

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح۔ص:۶۸۳۔طبع:دار الکتب العلمیہ،بیروت۔الطبعة الاولی:۱۴۱۸۔۱۹۹۷۔اگرچہ "إِنی" اس میں بھی نہیں ہے۔

اورراقم کی بات کی تائیدفاضل مصنف کے صاحب زادے حضرت الاستاذ حضرت مولانامفتی عبدالرحمن کوثر زید مجدہ کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے جو موصوف نے آسان نماز کاتعارف کراتے ہوئے اپنے والد کی سوانح یادگارصالحین میں لکھی ہے،لکھتے ہیں:

آسان نماز۔۔۔یہ کتاب حضرت والدصاحب نوراللہ مرقدہ نے اس وقت تحریرفرمائی جب آپ دار العلوم کراچی میں استاذ اور دارالافتاکے کام سے منسلک تھے۔یادگارصالحین:ص:۵۵۳۔ناشر:مکتبہ انوارطیبہ،کراچی،سن طباعت:۲۰۰۹۔

اس دعا کی مزید وضاحت:

فاضل مصنف اپنی کتاب فضل مبین شرح حصن حصین ص:۱۹۲ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔اللھم لك صمت وعلی رزقك أفطرت،حدیث میں اسی قدرہے،اس سے زیادہ الفاظ جوعوام میں مشہورہیں کسی نے اضافہ کردیاہے۔

فاضل مصنف کی اس عبارت سے گویا کہ ان کایہ رجوع ہوگیااس دعاسے جوآسان نماز میں لکھی گئی ہے کیوں کہ یہ کتاب (فضل مبین) آسان نماز کے کافی بعد لکھی گئی ہے۔

حاشیہ کی غلطی:

آسان نماز کے گاباسنز والے نسخے میں "إنك لاتخلف المیعاد پرایک نمبراور اللھم انت السلام والی دعامیں "والاکرام" پردونمبر حاشیہ لگاہے۔مگر فاضل مصحح

نے ان دونوں کے درمیان فرض نماز کا سلام پھیر کر پڑھنے والی دعامیں " الحزن" پر حاشیہ لگا کر قاری کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔

اور ایک حاشیہ "نماز فجر اور نماز مغرب" کے بعد پڑھنے کی دعا:

اللهم أجرني من النار۔

پر لگا دیا ہے، حالاں کہ یہ دونوں حاشیہ یہاں بے معنی ہیں۔ صحیح حاشیہ وہی ہے جو ماقبل میں گذرا۔

جس دعا کا حوالہ نہیں دیا:

فاضل مصحح نے ایک جگہ دعا کا حوالہ نہیں دیا، وہ دعا یہ ہے:

سبحان الملك القدوس۔

اس دعا کی تخریج اسی کتاب میں کردی گئی ہے۔

ماخذ ثانوی سے حوالہ:

۱) فاضل مصحح نے "مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ دعا پڑھے" کے عنوان کے تحت تخریج "الأذكار" للنووی سے کی ہے۔ حالاں کہ یہ ماخذ ثانوی کی حیثیت رکھتی ہے، بلا مجبوری ماخذ ثانی کی طرف نہیں جایا جاتا۔ اس کی تخریج اسی کتاب میں دیکھیں۔

۲) اسی طرح فاضل مصحح نے "فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھنے کی دعا" میں حوالہ "مجمع الزوائد" للهیثمی کا دیا ہے جن کا انتقال ۸۰۷ ہجری ہے اور یہ بھی ماخذ ثانوی کی حیثیت رکھتی ہے۔ حالاں کہ یہی حدیث "المعجم الاوسط" للطبرانی میں بھی موجود ہے۔ تفصیلی حوالہ اسی کتاب میں دیکھیں۔

فاضل مصحح کا حوالہ میں مزید تسامح:

کتاب کا عنوان ہے چالیس مسنون دعائیں۔ اس میں فاضل مصنف نے ایک عنوان باندھا ہے "جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے"۔

سبحان الذی سخرلناھذا وما کنالہ مقرنین وإناالی ربنا لمنقلبون۔

اورحوالہ میں فاضل مصحح نےقرآن مجیدالزخرف: ۱۳/ ۱۴۔کاحوالہ دیاہے۔

حالاں کہ قرآن مجید میں جہاں یہ آیت ہے وہاں یہ ذکرنہیں کہ جب آپ سواری پربیٹھیں تو یہ دعاپڑھیں ،اگر ایساہوتاتوسنت کے بجائے یہ فرض ہوتا۔اس کے صحیح حوالہ کے لئےاس کتاب میں حوالہ مراجعت فرمائیں۔

فاضل مصحح کا حوالہ دینے میں تسامح :

فاضل مصحح حوالہ دیتے وقت کسی کتاب کے نام کے بعدصرف رقم الحدیث ذکرکرتے ہیں یہ حوالہ کابالکل غلط طریقہ ہے۔وجہ اس کی یہ ہے ایک کتاب کے کئی محقق ہوتے ہیں اور ہرایک کارقم الحدیث عموماًدوسرے سے مختلف ہوتاہے(جیسا کہ محققین پریہ مخفی نہیں)اگرکہیں اتفاقاًایک ہوگیاتوالگ بات ہے۔توکم ازکم ایک بارمکمل حوالہ دے دیتے تاکہ مراجعت میں آسانی ہوتی۔

آسان نماز چھاپنے والوں سے بھی ایک گذارش :

ہمارے جوکتب خانے والےآسان نماز چھاپتے ہیں ان کودوچیزوں کی طرف توجہ دلاناچاہوں گا:

۱)آسان نمازچھاپتےوقت ایمان مفصل میں "وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ" ہے۔جس کامطلب تقدیر الٰہی ہےاور اس کی جمع أَقْدَارٌ آتی ہے۔"وَالْقَدْرِ" نہیں ہے۔اس کامعنی:مقدار،تعداد،قدروقیمت ہےاگرچہ اس کی جمع بھی أَقْدَارٌ آتی ہے۔

۲)پانچویں کلمہ میں ہے:أَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا أَوْخَطَأً، یہاں عَمَدًانہیں ہے۔عَمْدًا کامطلب جان بوجھ کر۔

یہ کافی پرانی غلطی ہےجوکاتب کی معلوم ہوتی ہےاس کی تصحیح بہرحال ضروری ہے۔

تخریج شدہ مسنون دعائیں:

راقم نے کافی جگہوں پر زیر نظر کتاب مسنون دعائیں کی تخریج شدہ معلوم کی تھی مگر جواب ندارد تھا۔ ابھی شروع رمضان میں ایک جدید نوزائیدہ رسالہ نظر سے گذرا۔ اس میں مسنون دعاؤں پر لکھی گئی کتب کا تعارف کرایا گیا تھا جہاں زیر نظر کتاب کا تعارف بھی کرایا گیا اور اس کی تخریج ایک مشہور کتب خانے کی طرف سے چھاپی گئی اسے بھی بین القوسین واضح کیا گیا تھا۔ تقریبا ۱۰ رمضان المبارک راقم الحروف بعد از ظہر اس کتب خانہ میں گیا اور ان سے یہ نسخہ جو ان کے پاس آخری تھا خرید لیا۔

ذہن میں یہ خیال تھا اگر اس کی تخریج کسی کام کی ہوئی تو اپنی تخریج کو نسیا منسیا کردیا جائے گا کیوں کہ اگر اس کتاب کا پہلے علم ہوتا تو شاید راقم کو تخریج کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ بہر کیف گھر پہنچ کر تسلی سے سب سے پہلے اس کا سن اشاعت دیکھا تو ۲۰۱۵ لکھا ہوا تھا اس سے اندازہ ہوا کہ یہ تخریج شاید ایک ہی بار چھپی ہوگی تو اب ۲۰۱۹ تک کتب خانے والوں کے ذہن سے بھی نکل گئی ہوگی کہ یہ مسنون دعائیں تخریج شدہ ہے بھی یا نہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس کی تخریج پر نظر ڈالنی شروع کی تو کچھ باتیں سامنے آئیں:

۱) وہ چالیس احادیث والے صاحب (جن کی تخریج کردہ احادیث مناجات مقبول کے آخر میں ہیں) نے ان کی تخریج سے استفادہ کیا ہے یا انہوں نے ان سے استفادہ کیا ہے۔

۲) اس کتاب میں صاحب تخریج نے جو حوالے دئے ہیں اگر ان کی مراجعت کی جائے تو متن اس تخریج کردہ حوالہ کے مطابق نہیں ہوتا۔

۳) اور کہیں تو صاحب تخریج نے متن ہی تبدیل کردیا ہے اور جہاں کا حوالہ دیا ہے کہ یہ جدید متن وہاں سے لیا گیا ہے اس حوالہ کی مراجعت کے بعد تبدیل شدہ متن بھی وہاں نہیں ملتا۔

۴) کافی دعائیں جو پہلے مسنون دعائیں میں چھپی تھیں وہ رہ گئی ہیں۔

۵) کافی ادعیہ کی تخریج بھی رہ گئی ہے۔

۶) اور بہت سے ادعیہ نئی بھی ہے اور اب تک اس کتاب کے جتنے نسخہ سامنے آئے یہ نسخہ عجائب وغرائب پر مشتمل ہے۔

فی الوقت اس نسخہ کی غلط تخریج، یا متن کی تبدیلی کی طرف نشاندہی کی جائے گی، بقیہ امور کو پھر کسی وقت واضح کیا جائے گا:

۱) جب مغرب کی اذان ہو تو یہ پڑھے۔

اس عنوان کے تحت صاحب تخریج سے متن میں "إن" رہ گیا ہے۔

۲) سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

اس عنوان کے تحت صاحب تخریج نے متن بدل دیا ہے یعنی تجمع کی جگہ تبعث کردیا ہے اگرچہ دونوں صحیح ہیں مگر مصنف نے تجمع لکھا تھا، تخریج اسی کی کرنی چاہئے تھی۔

۳) اور مذکورہ بالا دعا کے بعد" یا یہ پڑھے" کے عنوان کے تحت جو دعا (باسمک ربی۔۔۔الخ) ہے اس میں صاحب تخریج نے فارحمها کو فاحفظها کردیا ہے۔

یاد رہے کہ امام بخاری ایک ہی متن کئی جگہ مختلف طرح سے لاتے ہیں فاضل مصنف نے بخاری میں جہاں سے متن لیا ہے صاحب تخریج کی وہاں نظر نہیں گئی اسی لئے اسے تبدیل کردیا۔

۴) اس کے بعد کا عنوان "یا یہ پڑھے" کے تحت جو دعا اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ہے یہاں فاضل نے حوالہ بخاری شریف "باب ما یقول إذا نام" سے دیا ہے مگر وہاں "باسمك أموت" کے الفاظ ہیں "اللهم باسمك" کے الفاظ جہاں ہیں وہاں راقم کی تخریج دیکھیں۔

۵) "جب سوتے سوتے ڈر جائے یا گھبرا جائے یا نیند اچٹ جائے" اس عنوان کے تحت جو دعا ہے وہاں صاحب تخریج نے متن بدل کر "التامة" کردیا ہے فاضل مصنف نے

مشکاۃ المصابیح سے متن لیا ہے جہاں "التامات" ہے۔

۶)اس دعا کے بعد جو''فائدہ'' ذکر کیا ہے وہاں صاحب تخریج نے صرف مسلم کا حوالہ دیا ہے یہ تمام باتیں اس صفحہ میں جس کا حوالہ دیا گیا ہے یکجا نہیں۔فاضل مصنف نے یہ تمام متن ''حصن حصین'' سے لیا ہے اور ایک متن بنا دیا ہے۔

۷)''جب تہجد کے لئے اٹھے تو یہ پڑھے''اس عنوان کے تحت صاحب تخریج نے بخاری میں جس کا حوالہ دیا ہے وہاں یہ متن نہیں ہے،فاضل مصنف نے متن مشکاۃ المصابیح سے لیا ہے۔

۸)''جب پائخانہ جائے تو داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہے''صاحب تخریج نے''بسم اللہ کہے''والی حدیث کی تخریج نہیں کی۔

۹)''اور یہ بھی پڑھے''اس عنوان کے تحت صاحب تخریج سے حوالہ میں تسامح ہوا ہے کیوں کہ انہوں نے ابن السنی کا حوالہ دیا ہے وہاں استغفرك کے بعد اللهم بھی ہے۔دیکھئے:عمل اليوم والليلة لابن السني:ص:۱۸ارقم الحدیث:۳۰۔

۱۰)''جب صبح کی نماز کے لئے نکلے تو یہ پڑھے''اس عنوان کے تحت صاحب تخریج نے مشکاۃ کا حوالہ دیا ہے،مشکاۃ میں بعینہ یہ متن موجود نہیں ہے۔

۱۱)''جب مسجد میں داخل ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیج کر یہ دعا پڑھے''اس عنوان کے تحت مصنف کے درج کردہ متن رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ کو بدل کر "اللهم اغفر لی" کر دیا ہے حالاں کہ فاضل مصنف نے ترمذی کا حوالہ دیا ہے اور ترمذی میں یہ متن موجود ہے اور صاحب تخریج نے یہاں ابن ماجہ سے تخریج کی ہے اور متن بدل دیا ہے۔

۱۲)''مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ دعا پڑھے''عنوان کے تحت صاحب تخریج سے تسامح ہوا ہے لکھا ہے۔حوالہ میں باب فی فضل التسبیح والتکبیر لکھا ہے وہاں یہ نہیں ہے۔

۱۳)جب مسجد سے نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیج کر یہ دعا پڑھے
صاحب تخریج سے یہاں بھی وہی غلطی ہوئی ہے جسے نمبر گیارہ پر ذکر کیا ہے۔

۱۴) ''ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے یا سب کو پڑھ لے'' اس عنوان کے تحت چند دعاؤں کے بعد جو دعا ہے "اللهم إني أعوذبك من الجبن"مصنف کا ذکر کردہ متن بعینہ ترمذی شریف میں موجود ہے مگر صاحب تخریج نے یہاں بخاری کا حوالہ دے کر متن کی زیادتی کر دی ہے۔

۱۵)''نماز وتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
اس کی تخریج صاحب تخریج نے دار قطنی سے کر کے بات بڑھا کر "رب الملائكة والروح" تک پہنچادی ہے، جہاں تک مصنف نے بات ذکر کی ہے اس کی تخریج راقم نے کر دی ہے۔

۱۶)''اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ بھی پڑھے'' اس عنوان کے تحت حدیث کا متن فاضل مصنف نے مشکاۃ سے لیا ہے صاحب تخریج نے ابوداود سے تخریج کر کے متن میں "أوازل أوازل" کی زیادتی کر دی ہے۔

۱۷)''گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے'' اس عنوان کے تحت فاضل مصنف کا ذکر کردہ متن بعینہ ترمذی شریف میں مذکور ہے صاحب تخریج نے سنن ابی داود سے تخریج کر کے "بسم الله خرجنا" بڑھا دیا۔

۱۸)''اگر بازار میں کچھ بیچنا یا خریدنا ہو تو یہ دعا پڑھے'' اس عنوان کے تحت ذکر کردہ دعا کے متن کی تخریج میں صاحب تخریج نے ابن السنی کا حوالہ دیا ہے حالاں کہ ابن السنی اور اس متن میں اختلاف ہے۔دیکھئے:عمل اليوم والليلة لابن السني:باب ما يقول إذا خرج من السوق۔ص:۹۴۔۹۵۔الرقم:۱۸۱۔

۱۹)''جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے'' اس عنوان کے بعد ''یا یہ پڑھے'' کا جو عنوان ہے

۔صاحب تخریج نے اس دعا کی تخریج مستدرک سے کی ہے، حالاں کہ مستدرک میں یہ حدیث موجودنہیں ہے۔

۲۰)''جب دسترخوان سے اٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے'' صاحب تخریج نے اس دعا کا بخاری سے حوالہ دیا ہے مگر مصنف نے مشکاۃ سے متن لیا ہے اس لئے کہ " الحمدللّٰہ" کے بعد "حمدا" مشکاۃ میں ہے بخاری میں نہیں ہے۔ دیکھئے:

بخاری: ج:۲ص:۸۲۰، کتاب الاطعمة ۔باب مایقول إذافرغ من طعامه۔

۲۱)''کھانا کھانے کے بعد جب ہاتھ دھوئے تو یہ پڑھے'' اس عنوان کے تحت مصنف نے جومتن ذکر کیا ہے اس میں ''وَأَطَبْتَ'' ہے صاحب تخریج نے ابن ابی شیبہ کا حوالہ دیا ہے اس میں "أطبت" کی جگہ "أطيبت" ہے۔

مصنف ابن ابی شيبة: ج:۸ص:۴۰۷، الرقم:۲۵۰۰۰۔ کتاب الاطعمة (التسمية على الطعام)۔

۲۲)''جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے'' اس کے بعد عنوان ہے: یا یہ پڑھے'' اس میں جومتن فاضل مصنف نے ذکر کیا ہے اور زیر نظر کتاب کے قدیم نسخہ میں اس کا حوالہ ''شرح السنۃ'' سے دیا ہے مشکاۃ شریف اور شرح السنۃ دونوں میں اسی طرح یہ متن موجود ہے جیسا فاضل مصنف نے ذکر کیا ہے مگر صاحب تخریج نے ابوداود سے تخریج کر کے متن ہی بدل دیا ہے۔

۲۳)''جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے'' صاحب تخریج نے یہاں سنن ابی داود کا حوالہ دیا ہے جس میں ''ھذا'' کے بعد " الثوب" کا اضافہ ہے، مگر صاحب تخریج نے متن میں یہ اضافہ نہیں کیا اور فاضل مصنف نے متن مشکاۃ سے لیا ہے۔

۲۴)''جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے'' صاحب تخریج نے یہاں ابوداود سے متن کی تخریج

کر کے ایک تو متن میں " انت" کا اضافہ کیا ہے اور مکمل متن بھی ابوداود سے نہیں لیا۔ فاضل مصنف نے مشکاۃ سے متن لیا ہے جس میں " الثوب" کا اضافہ نہیں ہے۔

۲۵) " جب نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے" صاحب تخریج نے کنز العمال کے حوالہ سے متن ذکر کیا ہے اور " ربی وربك الله" کی جگہ " ربنا وربك الله" ذکر کیا ہے۔

۲۶) اور جب پورے چاند پر نظر پڑے تو یہ پڑھے" اس کے تحت فاضل مصنف صرف اتنا متن لائے ہیں: " أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا " صاحب تخریج نے هذا کے بعد " الغاسق" کا اضافہ ذکر کیا ہے۔

۲۷) " جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے" مصنف کا ذکر کردہ متن اس طرح ہے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَسِيْرُ۔

صاحب تخریج نے یہاں " أحول" کے بجائے " أجول" ذکر کیا ہے " أجول" بھی بعض روایات میں ہے مگر فاضل مصنف نے جو متن نکالا ہے اس کے لئے ہماری تخریج دیکھیں۔

۲۹) " جس شہر یا بستی میں جانا ہو جب وہ نظر آئے تو یہ پڑھے" اس عنوان کے تحت ذکر کردہ دعا کی تخریج صاحب تخریج نے مستدرک حاکم سے کر کے ایک تو متن بدل دیا ہے اور دوسرا یہ کہ جو متن صاحب تخریج لائے ہیں وہ مستدرک میں موجود نہیں ہے۔

۳۰) " جب سفر میں رات ہو جائے تو یہ پڑھے" صاحب تخریج نے یہاں بھی ابوداود کا حوالہ دے کر متن بدل دیا ہے۔

۳۱) " سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے" اس عنوان کے تحت ذکر کردہ حدیث کا صاحب تخریج نے مسلم کا حوالہ دیا ہے حالاں کہ مسلم میں " ونعمته" کے الفاظ نہیں ہے۔

۳۲) " جب سفر سے واپسی ہو تو ہر بلندی پر تین بار اللہ اکبر کہے اور پھر یہ پڑھے" اس عنوان کے تحت صاحب تخریج نے بخاری کی ایک جگہ کا حوالہ دے کر متن بدل دیا ہے۔ اور وہ

متن وہاں بھی بعینہ نہیں ہے جہاں کا حوالہ دیا ہے۔

۳۳)"جب سفر سے واپس ہو کر گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے" أَوْبًا أَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا "صاحب تخریج نے یہاں طبرانی کا حوالہ دیا ہے حالاں کہ طبرانی کی کتاب میں" لایغدر " ہے شاملہ میں غلطی سے "لایغادر" تحریر ہو گیا ہے ایسا لگتا ہے کہ صاحب تخریج نے صرف شاملہ پر اعتماد کیا ہے اصل کتاب کی طرف مراجعت نہیں کی۔

۳۴)"جب بادل آتا ہوا نظر پڑے تو یہ پڑھے"

اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا..

صاحب تخریج نے یہاں سیبا کو صیبا کر دیا۔

۳۵)"اور جب بارش حد سے زیادہ معلوم ہونے لگے تو یہ پڑھے" صاحب تخریج نے یہاں بخاری کا حوالہ دے کر متن بدل دیا ہے حالاں کہ مصنف نے"حصن حصین" سے متن لیا ہے۔

۳۶)"جب آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کرے اور دوزانوں بیٹھ کر یہ دعا پڑھے" فاضل مصنف جو متن لائے ہیں صاحب تخریج نے وہ تبدیل کر کے کسی اور کتاب کا حوالہ دیا ہے۔یعنی یہاں بھی متن بدل دیا ہے۔

۳۷)"جب کوئی چیز گم ہو جائے یا غلام یا جانور بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے" اس عنوان کے تحت جو متن فاضل مصنف نے ذکر کیا ہے صاحب تخریج نے مجمع الزوائد سے حوالہ دے کر متن بدل دیا۔

۳۸)"جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے" اس عنوان کے تحت فاضل مصنف کے ذکر کردہ متن کو صاحب تخریج نے مسلم کا حوالہ دے کر بدل دیا ہے۔

۳۹)"جب آب زمزم پئے تو یہ دعا پڑھے" اس عنوان کے تحت ذکر کردہ دعا اَللّٰهُمَّ

إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَّاسِعًا، وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ کا حوالہ صاحب تخریج نے "المستدرك" کا حوالہ دیا ہے مگر مستدرک میں "إِنِّيْ" نہیں ہے۔ دار قطنی اور حصن حصین میں "إِنِّيْ" ہے۔

۴۰) ''جب بدن میں کسی جگہ تکلیف ہو'' اس عنوان کے تحت بھی صاحب تخریج نے بخاری کا حوالہ دے کر متن بدل دیا ہے۔

۴۱) ''بچہ کو مرض یا اور کسی شر سے بچانے کے لئے یہ دعا پڑھے'' یہ متن مشکاۃ سے ماخوذ ہے۔ فاضل نے بخاری کا حوالہ دے کر متن بدل دیا۔

۴۲) ''جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد اسے یوں کہے'' اس عنوان کے تحت صاحب تخریج نے مسلم کا حوالہ دیا ہے مسلم میں "وكل شيء عنده باجل مسمى" ہے حالاں کہ مصنف نے وكل عنده متن ذکر کیا ہے اور فاضل مصنف کا ذکر کردہ متن بخاری میں ہے۔

ان جگہوں کے علاوہ بہت سے مقامات ایسے ہیں جو صاحب تخریج نے ذکر نہیں کئے یا ان کا حوالہ نہیں دیا۔

میری صاحب تخریج اور اس ادارے والوں سے جنہوں نے تخریج کے ساتھ مسنون دعائیں چھاپی ہیں اور وہ صاحب جن کی تخریج کردہ مسنون دعائیں مناجات مقبول کے آخر میں لگائیں ہیں ان سے نہایت مؤدبانہ گذارش ہے کہ اب چوں کہ کتاب میں اتنا ردّ و بدل تصحیح و تخریج کے نام پر ہو گیا ہے کہ کتاب کی اصل روح نکل گئی ہے، تو اس کتاب کو فاضل مصنف کے نام کے بجائے اپنے ہی نام سے شائع کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ تا کہ فاضل مصنف کی عقیدت میں کمی بھی نہ آئے اور آپ حضرات کا کام بھی چلتا رہے۔

ایک اور گتھل :

۲۱ رمضان المبارک کو راقم الحروف کے بڑے بھائی مولانا سراج الحق (فاضل بنوری

ٹاؤن) نے ''مسنون دعائیں'' کا ایک نسخہ دیتے ہوئے دریافت کیا کہ یہ نسخہ تمہاری نظر سے گذرا ہے؟

راقم نے ''مطبع'' (جو کہ لاہور کا تھا) پر نظر ڈالتے ہوئے کہا کہ: نہیں یہ نہیں گذرا۔ اور اس کے صفحات پلٹنے لگا تو یہ بعینہ وہی نسخہ نکلا جو ''مسنون دعائیں'' تخریج شدہ والوں کا تھا۔ مگر اس کے پیش لفظ میں لکھا تھا:

اس (مسنون دعائیں) میں آپ ﷺ کی وہ دعائیں ذکر کی گئیں ہیں جو آپ ﷺ نے وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ سے مانگیں۔۔۔ یہ دعائیں کتب حدیث، حصن حصین، حیاۃ الصحابہ، منتخب احادیث، مسنون دعائیں مؤلفہ: مولانا عاشق الٰہی صاحب سے لی گئی ہیں۔

اس عبارت سے یہ سمجھ آتا ہے کہ مسنون دعائیں مؤلفہ مولانا عاشق الٰہی صاحب کا نسخہ اور ہے اور یہ نسخہ اور ہے

مگر یہ نسخہ (لاہور والے مطبع کا) اور تخریج شدہ مسنون دعائیں کا نسخہ بعینہ ایک ہی ہے اور تخریج شدہ نسخہ پر مولانا مفتی عاشق الٰہی صاحب کا نام اور ان کا مقدمہ بھی ہے اور ''اطلاع'' کے نام سے مولانا مفتی عاشق الٰہی صاحب کی ایک تحریر بھی ہے۔ جب یہ تحریر مصنف مرحوم کے صاحب زادے مولانا مفتی عبدالرحمن کوثر زید مجدہ کو دکھائی گئ تو انہیں بھی یہ علم نہیں تھا کہ یہ تحریر والد صاحب قدس اللہ سرہ نے کب لکھی۔

اب یا تو لاہور کے کتب خانے والوں نے مصنف کے نسخہ سے ان کا نام ہٹا دیا یا پھر کراچی سے شائع کردہ نسخہ میں عبارات بڑھا کر ان کی طرف نسبت کردی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس کتاب میں تخریج کا طریقہ:

زیر نظر کتاب میں تخریج کا طریقہ ہے کہ:

۱) مصنف نے جن دعاؤں کا حوالہ مشکاۃ المصابیح سے دیا ہے وہاں مشکاۃ المصابیح

سے مراجعت کر کے کوشش کی گئی ہے کہ ماخذ اول یعنی صحاح ستہ وغیرہ کا حوالہ دیا جائے اور مشکاۃ المصابیح چوں کہ ماخذ ثانی کی حیثیت رکھتی ہے اس کا حوالہ چھوڑ دیا جائے۔

۲) مصنف نے جہاں حصن حصین کا حوالہ دیا ہے وہاں بھی کوشش یہی کی ہے کہ اگر بعینہ وہی الفاظ امہات کتب حدیث میں مل جائیں تو انہیں کتب کا حوالہ دیا جائے حصن حصین کا حوالہ چھوڑ دیا جائے۔

۳) صحاح ستہ یا دوسری امہات الکتب کا جہاں مصنف نے حوالہ دیا ہے اگر بعینہ ان الفاظ سے دعا مجھے ان کتب میں دعا ملی تو فبہا ونعمت اور اگر نہیں ملی، اور مشکاۃ المصابیح یا حصن حصین میں بعینہ وہی الفاظ مل گئے ہیں تو مشکاۃ و حصن حصین کا حوالہ دیا گیا ہے تا کہ مراجعت کرنے والے کا ذہن تشویش میں نہ پڑے۔

۴) دو دعاؤں میں معمولی متن تبدیل کیا ہے وجعلنا من المسلمین کو وجعلنا مسلمین اور واطولنا کو واطوعنا کیا ہے۔ اور وہیں وضاحت بھی کر دی ہے۔

۵) فاضل مصنف کا جو ذاتی حاشیہ تھا اس کے آخر میں "منہ" لکھ دیا ہے۔

۶) چوں کہ یہ تخریج اہل پاکستان کے لئے ہے تو کوشش کی گئی ہے کہ حوالہ پاکستانی کتب سے دیا جائے تا کہ مراجعت میں آسانی ہو۔

پاکستان کے اہل مطالع کتاب کا نام، مصنف کا نام، کتب خانہ کا نام لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں، اور یہ کتاب کس سن میں چھپی ہے، کتنی بار چھپ چکی ہے، حدیث نمبر وغیرہ کی طرف التفات نہیں کرتے اس لئے بیرون ملک سے شائع شدہ صحاح ستہ کا مکمل حوالہ دینے سے گریز کیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ جو کتب ہیں ان کا مختصر حوالہ دیا گیا ہے اور تفصیلی حوالہ "فہرست اسناد محولہ" کے عنوان سے آخر کتاب میں دیا گیا ہے۔

مشکاۃ المصابیح :

مشکاۃ المصابیح ایک تو ثانوی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اور دوسری یہ کہ یہ صاحب مشکاۃ مختلف متون حدیث کو سامنے رکھ کر ایک دوسرے میں درج کر کے ایک متن بنا دیتے ہیں اور حوالہ سب کا دیتے ہیں۔ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ یہ متن شاید سب کتابوں میں ہو پر مراجعت کے بعد عام طور پر اس کے خلاف پاتا ہے۔ اگر کسی نے صاحب مشکاۃ پر اعتماد کر کے ماخذِ اصلی کا حوالہ دیا اور جہاں اس نے یہ حوالہ دیا ہے اس کا حوالہ کسی نے دیکھا تو اسے یہ متن نہیں ملتا۔

یا پھر ہو سکتا ہے کہ صاحب مشکاۃ کے پاس جو نسخے ہوں ان میں متن اسی طرح موجود ہو جیسا انہوں نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔

بہر حال مشکاۃ المصابیح درس نظامی میں داخل نصاب ہے اور اس تک پہنچنا اور اس کے حوالوں کی مراجعت بھی مشکل کام نہیں ہے۔ اسی لئے مصنف قدس اللہ سرہ نے مشکاۃ المصابیح سے بھی دعائیں لکھی ہیں۔

حصن حصین :

اسی طرح حصن حصین بھی ماخذ ثانوی کی حیثیت رکھتی ہے صاحب حصن حصین بھی ایک متن لا کر اس کے بعد مختلف کتب حدیث کے حوالے دیتے ہیں یا پھر ایک مختلف متون کو جمع کر کے ایک متن بنا کر ذکر کرتے ہیں۔ اور حوالہ میں سب کتب لکھ دیتے ہیں۔ یہاں بھی مراجعت کے بعد اشتباہ ہوتا ہے۔

بہر حال مصنفؒ کے معمولات میں حصن حصین بھی تھی اور باقاعدہ اس کی اجازت انہیں حاصل تھی اور اس کی سند بھی انہوں نے اپنی کتاب "العناقید الغالیۃ" میں تحریر فرمائی ہے جس سے مصنف کا اس کتاب سے اعتنا سمجھ میں آتا ہے۔ اور مصنف کی ایک تحریر بھی اس پر شاہد عدل ہے:

موصوف اپنی کتاب فضل مبین ترجمہ حصن حصین کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

جہاں تک احقر کو یاد ہے سب سے پہلے الحصن الحصین کا نسخہ داعی الی اللہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی قدس سرہ کے کتب خانہ میں دیکھا تھا، احقر اس وقت نوعمر تھا، مظاہر علوم سہارن پور میں پڑھتا تھا اور تعطیلات کے زمانہ میں مولانا موصوف الصدر کی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔ اس وقت احقر حدیث کا طالب علم بھی نہیں تھا اور زیادہ سوجھ بوجھ بھی نہ تھی لیکن الحصن الحصین کو دیکھا تو اس سے خاص قلبی تعلق پیدا ہو گیا پھر چند سال کے بعد (جب احقر حدیث پڑھ چکا تھا) بعض احباب نے روزمرّہ کے اوقات اور احوال سے متعلق دعائیں جمع کرنے کی فرمائش کی، احقر نے ان کے فرمانے پر ''مسنون دعائیں'' نامی کتاب لکھی جو الحمدللہ بہت ہی مقبول ہوئی۔ اس کی تالیف کے لئے ''حصن حصین'' کی بارہا ورق گردانی کرنی پڑی جس سے حصن حصین کی قدر و قیمت اور زیادہ بڑھ گئی اور اس کی جامعیت کا تفصیلی علم ہوا۔ پھر تقریباً ۲۵ سال بعد ''فضائل دعا'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جو دس ابواب پر مشتمل ہے، اس کی تالیف کے موقع پر بھی حصن حصین کو سامنے رکھا اور اس سے استفادہ کیا۔۔۔ فضل مبین: ص: ۲۳۔

اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف نے حصن حصین سے بھی دعائیں لی ہیں، اب کوئی تخریج کرنے والا کسی اور کتاب سے متن لے آئے اور حوالہ بدل دے یہ کس طرح مناسب ہے۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی فاضل مصنف کی یہ اور دیگر کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اور راقم الحروف کی یہ تھوڑی سی کوشش ہے اسے بھی اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

اور اللہ رب العزت نے جس طرح اپنے فضل و کرم سے فاضل مصنفؒ کو جنت البقیع میں

جگہ عنایت فرمائی ہے اسی طرح راقم الحروف کو بھی اللہ تعالی محض اپنے فضل وکمال عافیت سے جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب فرمائے۔آمین۔

وماذلك على الله بعزيز

اللهم وفقنا لما تحب وترضى

کتبہ:

(مفتی) اِحسان الحق غفرلہ ولوالدیہ

فاضل ومتخصص فی علوم الحدیث

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۴۰ ہجری، بمطابق ۲۰ مئی ۲۰۱۹۔ بروز پیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعض احباب کی تحریک پر اس مجموعہ میں احقر نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں مع ترجمہ جمع کی ہیں جو وقتاً فوقتاً موقع اور مقام کی مناسبت سے آپ بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا کرتے تھے۔ ان دعاؤں کے معانی میں غور وخوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اسلام کی بڑی اہم تعلیمات ہیں اور ان کو پڑھ کر اور ان کے معانی میں غور کر کے توحید کے بلند مقامات پر رسائی ہو سکتی ہے۔

چوں کہ ہر انسان خدا ہی کا بندہ ہے اور جن اسباب سے بندے راحت وآرام پاتے ہیں وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں۔ اس لئے انسان کا فریضہ ہے کہ وہ ہر راحت وسکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقع پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور خدا کے معبود ہونے کا اقرار کرے، ان دعاؤں میں آپ کو جگہ جگہ اللہ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار اور بندوں کی عاجزی کا اظہار ملے گا، اور آپ یقیں کریں گے کہ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا وآخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں چھوڑی جو اللہ سے مانگ نہ لی ہو۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ ان دعاؤں کو یاد کر کے حسب موقع اور مقام پڑھا کریں کیوں کہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتباع ہے جو خدا تک پہنچنے کا بہتر سے بہتر ذریعہ ہے۔

دوسرے چوں کہ ان کے الفاظ خود اللہ جل شانہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرمائے ہیں اس لئے یقینی طور پر مقبول اور مستجاب ہیں۔ بعض اہل اللہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ مسنون دعاؤں کا ہی ورد رکھ کر واصل بخدا ہو گئے اور ان کو ریاضت ومجاہدہ میں جان نہ کھپانی پڑی۔

ان دعاؤں کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دعائیں بھی کتب حدیث میں وارد ہوئی ہیں جو تمام دنیا و آخرت کی کامیابیوں کو شامل ہیں اور کسی موقع یا مقام سے متعلق نہیں ہیں جن کو ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الحزب الاعظم'' اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے ''مناجات مقبول'' میں جمع فرما کر ہفتہ بھر کی سات منزلوں پر تقسیم کر دیا ہے۔

ناظرین کو چاہئے کہ۔''الحزب الاعظم'' یا ''مناجات مقبول'' کا بھی ورد رکھیں اور اس کتاب میں درج شدہ دعاؤں کے پڑھنے کی بھی پابندی کریں۔

اس مجموعہ میں درج شدہ ہر دعا احقر نے خود کتب حدیث میں سے دیکھ کر نقل کی ہے۔ محض سننے یا اپنی یاد یا کسی کتاب سے نقل پر اعتماد نہیں کیا۔ اسی وجہ سے ہر دعا کا حوالہ بھی لکھ دیا ہے اور دعاؤں میں وہ الفاظ نہیں لکھے جو زبانوں پر مشہور ہیں مگر حدیث میں نہیں ہیں۔

نیز ایسی دعائیں بھی لکھ دی ہیں جو دعاؤں کی عام کتابوں میں نہیں ہیں مگر کتب حدیث میں موجود ہیں۔

ایک خصوصیت اس مجموعہ کی یہ بھی ہے کہ دعاؤں کی فضلیت اور ثواب اور دعاؤں کے ساتھ موقع اور مقام کے آداب بھی درج کر دیئے ہیں۔

نوٹ: کتاب سامنے ہونے کے باوجود بھی اگر کسی عالم سے پڑھوا کر یا یاد کر و تو بہت زیادہ بہتر ہے۔

مؤلف

محتاج دعا: محمد عاشق الٰہی عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب صبح ہو تو یہ پڑھے

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ...(۱)

ترجمہ:

ہم اور ہمارا سارا ملک اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے صبح کے وقت میں داخل ہوئے ،اے اللہ! میں تجھ سے اس روز کی بہتری یعنی اس روز کی فتح اور مدد اور اس روز کے نور و برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں ۔اور ان چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی، تیری پناہ چاہتا ہوں۔

یا یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ...(۲)

ترجمہ:

اے اللہ! تیری قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری طرف مرے پیچھے جی اٹھ کر جانا ہے۔

---

۱)سنن أبي داود: كتاب الأدب،باب مايقال إذا أصبح،ج:۴ص:۳۵۲رقم الحديث:۵۰۸۳

۲)سنن أبي داود: كتاب الأدب،باب مايقال إذا أصبح،ج:۴ص:۳۴۹رقم الحديث:۵۰۶۸

جب سورج نکلے تو یہ پڑھے

۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا (۱)

ترجمہ:

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

جب شام ہو تو یہ پڑھے

أَمْسَیْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا (۲)

ترجمہ:

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے، شام کے وقت میں داخل ہوئے۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بہتری یعنی اس رات کی فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں، ان چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی۔

یا یہ پڑھے

۳) اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَیْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ

---

(۱) الصحیح لمسلم: کتاب فضائل القرآن باب تَرْتِیلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَهُوَ الإِفْرَاطُ فِی السُّرْعَةِ وَإِبَاحَةِ سُورَتَیْنِ فَأَكْثَرَ فِی الرَّكْعَةِ۔ ج:۱ص:۲۷٤

(۲) سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب مایقال إذا أصبح، ج:۲ص:۳۵۲ رقم الحدیث:۵۰۸۳

وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.([1])

ترجمہ:

اے اللہ! تیری ہی قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرے پیچھے جی اٹھ کر تیری ہی طرف جانا ہے۔

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ....([2])

ترجمہ:

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

صبح وشام کے پڑھنے کی چند اور چیزیں

۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: جو بندہ ہر صبح اور شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ ترمذی

دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ (ابوداود)

بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

---

[1]) سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى ج:۲ص:۱۷۶

[2]) سنن أبي داود: کتاب الصلاۃ، باب مایقول عند أذان المغرب، ج:۱ص:۹۰۸۹ رقم الحدیث:۵۳۰

نوٹ: مصری نسخوں میں دعاتک ہے اور رحمانیہ کے نسخے میں دعائک ہے۔ دعاتک زیادہ واضح ہے۔

السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.(۱)

ترجمہ:

اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو مسلمان بندہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو خدا کے ذمہ ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔۔۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.....(۲)

ترجمہ:

میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

۳) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص صبح کو تین مرتبہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ......

پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں ھو اللہ الذی لا الہ سے ختم سورۃ تک پڑھ لے تو اس کے لئے خدا ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مرجائے گا تو شہید مرے گا اور جو شام کو یہ عمل کرے تو اس کے لئے خدا ستر ہزار

---

۱) سنن الترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى ج:۲ص:۱۷۶
سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب مايقال إذا أصبح، ج:۲ص:۳۵۳ رقم الحديث:۵۰۸٦

۲) مسند أحمد: ج:۳۱ص:۳۰۲، الرقم:۱۸۹٦۷ (حديث خادم النبي ﷺ)

نوٹ: ہمارے ترمذی کے نسخہ میں صرف یمسی ہے۔ سنن ابن ماجہ اور مسند احمد میں یصبح ویمسی دونوں ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ مصنفؒ نے مشکاۃ شریف سے متن لیا ہے۔

فرشتے مقرر فرمائے گا جو اس پر صبح تک رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات کو مر جائے گا تو شہید مرے گا۔(۱)

۴) حضرت عطاء بن اُبی رباح تابعی فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص علی الصبح سورہ یسین پڑھ لے (شام تک کی) اس کی حاجتیں پوری کر دی جائیں گی (مشکاۃ شریف)۔(۲)

رات کو پڑھنے کی چیزیں

۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص ہر رات میں سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔ بیھقی۔(۳)

۲) حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص آل عمران کی آخری دس آیتیں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر سورۃ تک کسی رات کو پڑھ لے تو اسے رات بھر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔(مشکاۃ شریف)(٤)

۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو جب تک سورہ الم سجدہ (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے تھے اس وقت تک نہ سوتے تھے (ترمذی وغیرہ)(٥)

۴) اور سورۃ تبارک الذی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک

---

۱) الترمذی: أبواب فضائل القرآن، (باب) قبیل أبواب القرآت ج:۲ص:۱۲۰

۲) مشکا: کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، ج:۱ص:٦٦٨، الرقم:۲۱۷۷،

سنن الدارمی: ج:٤ص:۲۱۵۰، الرقم:٣٤٦١

۳) شعب الإیمان، ج:۲ص:۱۹۲٤٩١، رقم الحدیث:۲٤٩٩، (تخصیص سور منہا بالذکر)

٤) مشکا: کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، ج:۱ص:٦٦٧، رقم الحدیث:۲۱۷۱

٥) سنن الترمذی: أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سور الملک، ج:۲ص:۱۱۷

شخص کو سفارش کر کے اس نے بخشوا دیا۔ مشکاۃ شریف۔(۱)

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے اور اپنا بستر جھاڑ لیوے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے:(۲)

۵) اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچائیو۔ جس روز تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔

یا یہ پڑھے

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ....(٤)

ترجمہ:

اے میرے پروردگار! میں نے تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا اگر تو (سوتے میں) میرے نفس کو روک لیوے (یعنی مجھے موت دے دیوے) تو میرے نفس پر رحم کیجیو اور اگر تو اسے زندہ چھوڑ دیوے تو اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کیجیو، جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

---

۱) مشکا: کتاب فضائل القرآن، الفصل الثانی ج:۱ص:٦٦٢، الرقم:۲۱۵۳

۲)۔ فضل مبین ترجمہ حصن حصین: ۱۱۴۔ (عند النوم)

۳) الترمذی: أبواب الدعوات (باب)، ج:۲ص:۱۷۷

٤) البخاری: کتاب الدعوات: (باب) ج:۲ص:۹۳۵

یا یہ پڑھے

اللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا(١)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

اس کے علاوہ ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر بھی پڑھے(٢)

اور یہ چیزیں بھی پڑھے:

١) آیت الکرسی ،اس کے پڑھنے سے اللہ کی جانب سے رات بھر ایک محافظ (فرشتہ) اس پر مقرر رہے گا اور کوئی شیطان اس کے پاس نہ آئے گا لہذا اس کو ضرور ہی پڑھے۔(٣)

٢) سورۂ فاتحہ ٣) سورۂ اخلاص

٤) سورۂ کافرون (٤)

٥) أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ° تین تین بار

اس کی فضلیت یہ ہے کہ پڑھنے والے کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔

---

١) البخاری: کتاب الدعوات،باب وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ ج:٢ص:٩٣٤

٢) الصحیح لمسلم شریف: کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار،باب التسبیح أول النهار وعندالنوم ج:٢ص:٩٣٤،

٣) بخاری: کتاب الوکالة باب إذا وکل رجلا فترك الوکیل شیئا فأجازه الموکل فهو جائز وإن أقرضه إلى أجل مسمی جاز ج:١ص:٣١٠

٤)۔ فضل مبین: ص:١١٦۔(سوتے وقت کے آداب ودعائیں)

٥) سنن الترمذی: ابواب الدعوات(باب منه) ج:٢ص:١٧٧

۶) من الرسول سے ختم سورۃ تک۔۔۔(۱)

فائدہ:

رات کو بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کردو، اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھک دو۔(۲)

جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ(۳) النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ، وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ، وَّلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، أَهْدِئْ لَيْلِيْ، وَأَنِمْ عَيْنِيْ۔۔۔(٤)

ترجمہ:

اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور آنکھوں نے آرام لیا، اور تو زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ اے زندہ اور قائم رکھنے والے! اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلادے۔

جب سوتے سوتے ڈر جائے یا گھبرا جائے یا نیند اچٹ جائے تو یہ پڑھے

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔۔۔۔(٥)

---

۱)۔ فضل مبین: ص: ۱۲۲۔

۲)۔ فضل مبین: ص: ۱۱۳۔

۳)۔ اس سے مراد آفتاب ہے جو بہت ستاروں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ منہ۔

٤) عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ج:۳ ص:٤٢٥، الرقم: ٧٤٧

عدة الحصن الحصين: ۲۳۸

٥) مشکاۃ المصابیح: کتاب الدعوات، باب الاستعاذۃ، الفصل الثانی ج:۲ ص: ٧٦٣، الرقم: ٢٤٧٧

نوٹ: مصنف نے متن مشکاۃ المصابیح سے لیا ہے کیوں کہ وہاں التامات ہے۔

ترجمہ:

اللہ کے پورے کلمات کے واسطہ سے میں اللہ کے غضب اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ:

جب خواب میں اچھی بات دیکھے تو الحمدللہ کہے اور اسے بیان کردے(۱) مگر اس ہی سے بیان کرے جس سے اچھے تعلقات ہوں اور اگر برا خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور کروٹ بدل دیوے(۲) یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے(۳) اور تین مرتبہ یوں بھی کہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا...(٤)

ترجمہ:

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، شیطان مردود سے اور اس خواب کی برائی سے۔

برے خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے، یہ سب عمل کرنے سے وہ خواب اسے کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔۔۔

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ (٥)

---

۱) البخاری: ج:۲ص:۱۰۳٤، کتاب التعبیر، باب الرؤیا من اللہ

۲) الصحیح لمسلم: ج:۲ص:۲٤۱ کتاب الرؤیا

۳) البخاری: ج:۲ص:۱۰۳۹، کتاب التعبیر، باب القید فی المنام

٤)۔ فضل مبین: ص: ۱۲۳ (حاشیہ نمبر: ۳)

٥ البخاری: کتاب الدعوات، باب مایقول إذا أصبح ج:۲ص:۹۳٦

مسلم: کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار، باب الدعاء عند النوم ج:۲ص:۳٤۸

ترجمہ:

سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخش دی او(رہم کو) اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

جب تہجد کے لئے اٹھے تو یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ۔

اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ۔[1]

ترجمہ:

اے اللہ! تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا روشن رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کا بادشاہ ہے اور تیرے لئے حمد ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور تیری بات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حق ہیں اور قیامت حق ہے۔

---

[1] مشکا: کتاب الصلا، باب مایقول إذاقام من اللیل، الفصل الأول ج:۱ ص:۳۸۱، الرقم:۱۲۱۱

اے اللہ! میں نے تیری اطاعت کے لئے سر جھکایا اور میں تجھ پر ایمان لایا، اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا، اور تیری قوت سے میں نے (دشمنوں سے) جھگڑا کیا اور تجھ ہی کو میں نے حاکم بنایا سو تو بخش دے جو میرے اگلے پچھلے گناہ ہیں اور جو گناہ میں نے چھپا کر یا ظاہرا کئے ہیں اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور معبود صرف تو ہی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر سورہ آل عمران کا پورا آخری رکوع بھی پڑھے۔(۱)

اور اس کے بعد دس بار اللہ اکبر، اور دس بار الحمد للہ، اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ، اور دس بار سبحان الملک القدوس، اور دس بار أستغفر اللہ اور دس بار لا إلہ إلا اللہ اور دس بار یہ پڑھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.....(۲)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، دنیا اور قیامت کے دن کی تنگی سے۔

پھر نماز شروع کرے۔

---

۱) صحیح البخاری: کتاب التفسیر: باب قولہ: إن فی خلق السماوات والارض ج:۲ص:۶۵۷۶۵۶

صحیح مسلم: کتاب الطھار، باب السواک ج:۱ص:۱۲۸

۲) سنن أبی داود: کتاب الادب، باب مایقول إذا أصبح، ج:۲ص:۳۵۲، الرقم:۵۰۸۴

جب پائخانہ جائے تو داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہے (۱)

اور یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ(۲)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے، مرد ہوں یا عورت۔

اور جب پاخانہ سے نکلے تو غفرانک [۳] کہے اور یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ (۴)

ترجمہ:

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۵)

---

[۱] الترمذی: أبواب مایتعلق بالصلا ،باب ماذکر من التسمیہ فی دخول الخلاء ج:۱ص:۱۳۲
حدیث شریف میں ہے کہ شیطانوں کی آنکھوں اور انسان کی شرمگاہوں کے درمیان بسم اللہ آڑ بن جاتی ہے۔منہ

[۲] البخاری: کتاب الوضوء،باب مایقول عند الخلاء ج:۱ص:۲٦،مسلم: کتاب الحیض،باب مایقول إذا أراد دخول الخلاء ج:۱ص:۱٦۳،

[۳]۔اے اللہ تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں۔منہ

[۴] سنن ابن ماجہ: ،ابواب الطھار وسننھا باب مایقول إذا خرج من الخلاء ص:۲٦

[۵]۔حدیث شریف میں وضو کے شروع میں اللہ کا نام لینا آیا ہے اس کے الفاظ نہیں آئے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے۔منہ

ترجمہ:

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان (اور) نہایت رحم والا ہے۔
بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اس کا وضو ہی نہیں جس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔(۱)

وضو کے درمیان یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (۲)

ترجمہ:

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے (قبر) گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ پڑھے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔(۳)

ترجمہ:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
اس کو وضو کے بعد پڑھنے سے پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

---

۱) سنن أبي داود، کتاب الطهار باب فی التسمیع علی الوضوء۔ج:۱ص:۲۵، الرقم:۱۰۱
۲) سنن النسائی الکبری: مایقول إذا توضاج:۹ص:۳۶، الرقم:۹۸۲۸
۳) ترمذی: کتاب الطهار، باب مایقال بعد الوضوء ج:۱ص:۱۸

پھر یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ(۱)۔

ترجمہ:

اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے۔

اور یہ بھی پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ(۲)....

ترجمہ:

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

جب صبح کی نماز کے لئے نکلے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا. اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا(۳)۔

---

۱) ترمذی: کتاب الطهار، باب مایقال بعد الوضوء ج:۱ص:۱۸

نوٹ: یہ اور اس سے اوپر والی ایک ہی حدیث ہے۔

۲) مصنف ابن ابی شیبہ: مایدعو به الرجل ویقول إذا فرغ من وضوئه ج:۱۵، ص:۴۲۲، الرقم:۳۰۵۱۳

۳) فضل مبین: ص: ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ مختلف احادیث کو ملا کر ایک متن بنایا گیا ہے۔

ترجمہ:

اے اللہ! میرے دل میں نور کردے اور میری آنکھوں میں نور کردے اور میرے کانوں میں نور کردے اور میرے دائیں نور کردے اور میرے بائیں نور کردے اور میرے پیچھے نور کردے اور میرے لئے نور کردے اور میرے پٹھوں میں نور کردے اور میرے گوشت میں نور کردے اور میرے خون میں نور کردے اور میرے بالوں میں نور کردے اور میری کھال میں نور کردے اور میری زبان میں نور کردے اور میرے نفس میں نور کردے اور میرے لئے بڑا نور مقرر کردے اور مجھے نور کردے اور میرے اوپر نور کردے اور میرے نیچے نور کردے ۔اے اللہ! مجھے نور عنایت فرما۔

جب مسجد میں داخل ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر یہ دعا پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.....[1]

ترجمہ:

اے رب! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

یا صرف یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[2]

ترجمہ:

اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

---

[1] الترمذی: أبواب الصلا، باب مایقول عنند خوله المسجد ج:١ص:٧١

[2] الصحیح لمسلم: کتاب صلا المسافرین وقصرها، باب مایقول إذا دخل المسجد ج:١ص:٢٤٨

مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ، والْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، واللّٰہُ أَکْبَرُ(۱)

ترجمہ:

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

جب مسجد سے نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیج کر یہ دعا پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ، وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ(۲)

ترجمہ:

اے رب میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

یا صرف یہ پڑھے

اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ(۳).

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

---

۱) ترمذی: جامع الدعوات (باب) ج:۲ ص:۱۹۱

۲) الترمذی: أبواب الصلا، باب مایقول عندد خوله المسجد ج:۱ ص:۷۱

۳) الصحیح لمسلم: کتاب صلا المسافرین وقصرها، باب مایقول إذا دخل المسجد ج:۱ ص:۲۴۸

وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا۔(۱)

ترجمہ:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ، میں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(۲)

اور حدیث شریف میں ہے جو شخص مؤذن کا جواب دے اس کے لئے جنت ہے۔۔۔(۳)

لہٰذا مؤذن کا جواب دیوے یعنی جو مؤذن کہے وہی کہتا جاوے حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔۔۔(٤)

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر

یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ۔

۱) مسلم: کتاب الأذان، باب استجاب القول مثل قول المؤذن الخ ج:۱ ص:۱٦۷

۲)۔ حوالہ بالا

۳) الصحیح مسلم: کتاب الاذان، باب استجاب القول مثل قول المؤذن الخ ج:۱ ص:۱٦۷،۱٦٦

٤)۔ حوالہ بالا۔

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ(۱)۔

ترجمہ:

اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (جو جنت کا ایک درجہ ہے) عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

اس کے پڑھ لینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔(۲)

فائدہ:

جواذان کے جواب میں کہے وہی اقامت کے جواب میں ہے اور جب قد قامت الصلاۃ سنے تو یوں کہے:

أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا(۳)۔۔۔

اے اللہ! اسے (یعنی نماز کو) قائم اور ہمیشہ رکھے۔

فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ

---

۱)البخاری: کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء ج:۱ص:۸٦

السنن الکبری للبیهقی: کتاب الصلا، باب مایقول إذا فرغ من ذلک ج:۱ص:٦۰۳-٦۰٤، الرقم:۱۹۳۳

نوٹ: فاضل مصنف فضل مبین ترجمہ حصن حصین میں تحریر فرماتے ہیں کہ: بخاری، سنن اربعہ، ابن حبان اور بیہقی نے سنن کبیر میں وعدتہ تک اس دعا کے الفاظ روایت فرمائے ہیں اور اس کے بعد کے الفاظ یعنی إنک لاتخلف المیعاد بیہقی نے سنن کبیر میں زائد کئے ہیں۔ ص:۱۵۰۔

۲)۔حوالہ بالا۔

۳)سنن أبی داود: کتاب الصلا، باب مایقول إذا سمع الإقامہ ج:۱ص:۸۹، الرقم:۵۲۸

عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔(۱)

ترجمہ:

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ (نماز ختم کی) جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمن ورحیم ہے۔اے اللہ! تو مجھ سے فکر ورنج کو دور کردے۔

پھر تین بار استغفر اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے۔(۲)

ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے یا سب کو پڑھ لے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (۳)

ترجمہ:

اے اللہ! تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عظمت والے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.....(٤)

ترجمہ:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اوراسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

---

۱) المعجم الأوسط: ج:۳ص:۲۸۹، الرقم:۳۱۷۸

۲) مسلم: کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلا و بیان صفته ج:۱ص:۲۱۸

۳)۔حوالہ بالا۔

٤)۔حوالہ بالا

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ....([1])

ترجمہ:

اے اللہ! جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مال دار کو تیرے عذاب سے اس کی مال داری نہیں بچا سکتی۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ([2]).

ترجمہ:

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور پناہ چاہتا ہوں کنجوسی سے اور پناہ چاہتا ہوں نکمی عمر سے اور پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ....([3])

ترجمہ:

اے اللہ میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر ادا کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

---

[1])۔حوالہ بالا۔

[2])سنن الترمذی:جامع الدعوات،باب فی دعاءالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعوذہ فی دبرکل صلا ج:۲ص:۱۹۷

[3])سنن أبی داود: کتاب الصلا،باب فی الاستغفار ج:۱ص:۲۲۳،الرقم:۱۵۲۲

نماز وتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ(۱)

ترجمہ:

پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ (یعنی اللہ کی) جو بہت زیادہ پاک ہے۔
تیسری بار باآواز بلند کہے اور قدوس کی دال کو خوب کھینچے۔۔۔۔۔

چاشت کی نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ، وَبِكَ أُصَاوِلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ۔۔۔۔(۲)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔

فائدہ:

ہر فرض نماز کے بعد ۳۳بار سبحان اللہ اور ۳۳بار الحمدللہ اور ۳۴بار اللہ اکبر پڑھنے کی یہ فضیلت ہے کہ بہت زیادہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔۔۔(۳)

فائدہ:

ہر فرض نماز کے بعد جو کوئی آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کے جنت میں جانے

---

۱)سنن النسائی: کتاب قیام اللیل وتطوع النھار، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لـخبر أبی بن کعب فی الوتر ج:۱،ص:۲٤۸

۲)۔فضل مبین:ص:۱۹۰۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:باب مایقول فی دبر صلا الصبح ص:٦۲،الرقم:۱۱۷

۳) الصحیح لمسلم:ج:۱ص:۲۱۹ کتاب المساجد ومواضع الصلا،باب استحباب الذکر بعد الصلا وبیان صفتہ

میں صرف مرنے کی دیر ہے۔۔۔(۱)

فائدہ:

فرض نماز کے بعد چاروں قل(۲) بھی پڑھنا چاہئے۔(۳)

نماز فجر اور مغرب کے بعد پڑھنے کی دو چیزیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو اور اگر اس دن یا رات میں مرجاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ.(۴)

ترجمہ:

اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ فرمادے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: نماز فجر اور مغرب کے بعد ٹانگیں موڑے بغیر جو شخص دس مرتبہ یہ پڑھ لیا کرے تو اس کے لئے ہر مرتبہ کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ (نامہ اعمال سے) مٹادیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کردیئے جائیں گے اور ہر بری چیز سے اور شیطان مردود سے محفوظ رہے گا اور شرک کے سوا کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کرسکے گا اور وہ سب لوگوں سے افضل رہے گا، ہاں! اگر کوئی اس سے زیادہ پڑھ کر آگے بڑھ جائے تو اور بات ہے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ

---

(۱) شعب الایمان للبیہقی: ج:٤ص:٥١الرقم:٢١٦٧(ذکرسور البقر وآل عمران)

(۲) یعنی قل یاایہاالکافرون،قل ھواللہ أحد،قل أعوذبرب الفلق،قل أعوذبرب الناس یہ مکمل چار سورتیں۔ کذافی المرقاج:٣ص:٤٤الرقم:٩٦٩

(۳) مشکاشریف: ج:١ص:٢١٢،الرقم:٩٦٩ کتاب الصلا،باب الذکر بعد الصلا،الفصل الثانی

(۴) سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، ج:٢ص:٣٥١،الرقم:٥٠٧٩

الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (1)

ترجمہ:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (2)

ترجمہ:

میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ بھی پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ۔۔۔۔(3)

ترجمہ:

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوجاؤں یا گمراہ کردیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر پہلی دعا (4) کو پڑھ لے تو شیطان

---

(1) مسند احمد: ج:۲۹، ص:۵۱۲، الرقم:۱۷۹۹۰

(2) سنن الترمذی: ابواب الدعوات، باب ما یقول إذا خرج من بیتہ ج:۱ ص:۱۸۱۱۸۰

(3) مشکاۃ: کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الاوقات، الفصل الثانی ج:۲ ص:۷۵٤، الرقم:۲٤٤۲

(4) یعنی بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ إلا باللہ منہ

ہٹ جاتا ہے یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے۔(۱)

گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا (۲)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ کا نام لے کر نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

جب بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۳)

ترجمہ:

اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالی دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور دس لاکھ درجے بلند فرمادیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک

---

۱) سنن الترمذی: ابواب الدعوات، باب ما یقول إذا خرج من بیتہ ج:۱ ص:۱۸۱۱۱۸۰

۲) مشکاۃ: کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الاوقات، الفصل الثانی ج:۲ ص:۷۵۵، الرقم:۲٤٤٤

۳) سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا دخل السوق ج:۲ ص:۱۸۱

گھر بنادیں گے۔۔

اگر بازار میں کچھ بیچنا یا خرید نا ہوتو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ، اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَ ھَذِہِ السُّوْقِ، وَخَیْرَ مَا فِیْھَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا، وَشَرِّ مَا فِیْھَا، اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً، أَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً(۱)

ترجمہ:

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا، اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے ۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا (نقصان) اٹھاؤں۔

پھر بازار سے واپس ہو کر دس آیتیں قرآن شریف کی کہیں سے پڑھے۔۔۔(۲)

جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ(۳)

ترجمہ:

میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

۱المستدرک: ج:۱ص:۵۳۸

۲)المعجم الکبیر للطبرانی: ج:۱۱ص:۳۹۸، الرقم:۱۲۱۱۹(أحادیث عبد اللہ بن العباس)

۳)المستدرک: ج:٤ص:۱۰۷الرقم:۷۰۸٤

نوٹ: مستدرک میں "علی" نہیں ہے۔ وبرکۃ اللہ ہے، فضل مبین ترجمہ حصن حصین میں وعلی برکۃ اللہ ہے۔

اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جب یاد آئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ(۱)

ترجمہ:

میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

فائدہ:

جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔۔۔۔(۲)

جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.(۳)

ترجمہ:

سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

یا یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ أَشْبَعَنَا، وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَیْنَا وَأَفْضَلَ۔۔۔۔(۴)

---

۱)سنن أبی داود: کتاب الأطعمۃباب التسمیۃعلی الطعام،ج:۲ص:۱۷۳،،الرقم:۳۷٦۷

۲)حوالہ بالا:رقم الحدیث:۳۷٦۸والصحیح لمسلم:ج:۲ص:۱۷۲کتاب الأشربباب آداب الطعام والشراب وأحکامهما

۳)ابن السنی:باب مایقول إذا أکل،ص:۲۲۰الرقم:٤٦٤

نوٹ:مسنون دعاؤں میں وجعلنا من المسلمین لکھا ہے،ہمارے پاس حصن حصین مترجم ،مشکاۃ ،ابن ماجہ،ترمذی شریف،سب میں وجعلنا مسلمین ہے۔اسی لئے نسخہ کی تصحیح کردی۔فضل مبین ترجمہ حصن حصین میں وجعلنا المسلمین لکھا ہے۔

٤)شعب الایمان:ج:٤ص:١٦٤،الرقم:٤٦٠٤،(باب فی تعدید نعم اللہ عزوجل وشکرها)

ترجمہ:

سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا اور ہمیں انعام دیا اور بہت دیا۔

کھانا کھانے کے شروع میں بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ اور آخر میں اس دعا کے پڑھ لینے سے قیامت کے دن کھانے کی پوچھ نہ ہوگی۔(۱)

یا یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.....(۲)

ترجمہ:

سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

کھانا کھانے کے بعد اس کو پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۔

جب دسترخوان سے اٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا......(۳)

ترجمہ:

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو۔ اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج

---

۱)۔حوالہ بالا۔مگر اس میں وعلی نہیں بل کہ بسم اللہ وبرکۃ اللہ۔۔۔الخ ہے۔

۲)سنن الترمذی:أبواب الدعوات،باب مایقول إذا فرغ من الطعام ج:۲ص:۱۸٤

۳)مشکا:ج:۲ص:۱۲۱۵،الرقم:٤۱۹۹،کتاب الاطعمہ الفصل الاول

ہوکرنہیں اٹھ رہے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد جب ہاتھ دھوئے تو یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ أَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا ،وَرَزَقْتَنَا فَأَكْثَرْتَ وَأَطَبْتَ فَزِدْنَا..(۱)

ترجمہ:

اے اللہ! تو نے ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا، سوتو اسے ہمارے بدن میں لگادے اور تو نے ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور اچھا اچھا دیا سوتو ہمیں اور دے۔

دودھ پی کر یہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ(۲)

ترجمہ:

اے اللہ! تو اس میں ہمارے لئے برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ دے۔

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

یا یہ پڑھے

أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ

---

۱) فضل مبین:ص:۱۹۸

۲)سنن الترمذی:أبواب الدعوات،باب ما يقول إذا أكل طعاما ج:۲ص:۱۸۳

۳)۔اوراس کے ساتھ وہ دعائیں بھی پڑھے جو پہلے گذر چکی ہیں جن میں اللہ کا شکر اور حمد ہے۔منہ۔

الصحيح لمسلم: كتاب الاشربه باب إكرام الضيف وفضل إيثاره ج:۲ص:۱۸٤

عِنۡدَکُمُ الصَّائِمُوۡنَ...(1)

ترجمہ:

نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں اور روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں۔

جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِكۡ لَھُمۡ فِیۡ مَا رَزَقۡتَھُمۡ وَاغۡفِرۡ لَھُمۡ وَارۡحَمۡھُمۡ (2)

ترجمہ:

اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

پینے کا بیان

پانی یا کوئی اور چیز بیٹھ کر پیئے اور اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیئے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیئے اور برتن میں نہ سانس لے نہ پھونکے۔ اور جب پینے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے۔[3]۔

جب روزہ افطار کرنے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِكَ أَفۡطَرۡتُ۔(4)

ترجمہ:

---

1)شرح السنللبغوی: کتاب الاستئذان،باب الاستئذان بالسلام وأن الاستئذان ثلاث ج:۱۲،ص:۲۸۳،الرقم:۳۳۲۰

2)الصحیح لمسلم: کتاب الاشربہ،باب استحباب وضع النوی خارج التمر واستحباب دعاء الضیف لأهل الطعام وطلب الدعاء من الضیف الصالح وإجابته لذلك ج:۲ص:۱۸۰

3)الترمذی: کتاب الاشربہ،باب ماجاء فی التنفس فی الاناء ج:۲ص:۱۰

الترمذی: کتاب الاشربہ،باب ماجاء فی کراھیۃ النفخ فی الشراب ج:۲ص:۱۱

4)سنن أبي داود، کتاب الصیام،باب الْقَوْلِ عِنْدَ الإِفْطَارِ،ج:۱ص:۳۴۲،الرقم:۲۳۵۸

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دئے ہوئے رزق سے روزہ کھولا۔

یا یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ۔۔۔(1)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے کہ تو میرے گناہ معاف فرمادے۔

افطار کے بعد یہ پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔(2)

ترجمہ:

پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور ان شاء اللہ تعالی ثواب ثابت ہو چکا۔

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ پڑھے

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ(3)

---

1) الدعوات الكبير: ج:2 ص:99، الرقم:501 باب مايقول الصائم إذا أفطر المستدرك: ج:1 ص:422 كتاب الصوم الدعو عند الإفطار
فضل مبين: ص:192

2) سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب الْقَوْلِ عِنْدَ الإِفْطَارِ، ج:1 ص:342، الرقم:2357 المستدرك: ج:1 ص:422 كتاب الصوم الدعو عند الإفطار

3) سنن أبي داود، كتاب الأطعمه، باب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ، ج:2 ص:182، الرقم:3857

ترجمہ:

تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ.....(1)

ترجمہ:

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے یہ پہنایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ(2)

ترجمہ:

اے اللہ! تیرے لئے سب تعریف ہے، جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

نیا کپڑا پہننے کی دوسری دعا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

---

1) مشکا: کتاب اللباس، الفصل الثانی ج:۲ص:۱۲۴۵، الرقم:۴۳۴۳

2) مشکا: کتاب اللباس، الفصل الثانی ج:۲ص:۱۲۴۵، الرقم:۴۳۴۲

فرمایا کہ: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے اور پرانے کپڑے کو صدقہ کردے تو زندگی میں مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور خدا کے چھپانے میں رہے گا (یعنی خدا سے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا أُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔۔۔(۱)

ترجمہ:

سب تعریف خدا کے لئے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

فائدہ:

جب کپڑے اتارے تو بسم اللہ کہہ کر اتارے کیوں کہ بسم اللہ کی وجہ سے شیطان اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھ سکے گا۔(۲)

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔۔۔۔۔۔(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! جیسے نے میری صورت اچھی بنائی، میرے اخلاق بھی اچھے کردے۔

---

۱)سنن الترمذی:أبواب الدعوات ج:۲ص:۱۹۶

۲)مصنف ابن ابی شیبہ:مایدعوبه الرجل إذاأرادأن یضع ثیابه ج:۱۵،ص:۳۵۲،الرقم:۳۰۳۵٤

۳)فضل مبین:ص:۲۷۳

جب کسی عورت سے نکاح کر کے گھر میں لائے یا کوئی جانور خریدے تو یہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔۔۔۔(۱)

ترجمہ:

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے اخلاق وعادات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس کے اخلاق وعادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ:

اس کو پڑھ کر بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور اگر اونٹ خریدا ہو تو اوپر سے اس کا کوہان پکڑ کے اس دعا کو پڑھے۔۔۔(۲)

دولہا کو یوں مبارک بادی دیوے

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔۔۔۔(۳)

ترجمہ:

اللہ تجھے برکت دیوے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔

جب بیوی سے ہم بستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا

---

۱)سنن أبي داود: كتاب النكاح،باب في جامع النكاح ج:۱ص:۳۱۰،الرقم:۲۱٦۰

۲)ابن ماجه: كتاب التجارات،باب شراء الرقيق ص:۱٦٤

۳)مشكا: كتاب الدعوات،باب الدعوات في الأوقات،الفصل الاول ج:۲ص:۷۵۵،الرقم:۲٤٤۵

رَزَقْتَنَا....(۱)

ترجمہ:

میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔اے اللہ تو ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔

اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اس وقت کی ہمبستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

فائدہ:

اس کو ضرور پڑھنا چاہئے، کیوں کہ ہمبستری کے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے شیطان کا نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے۔(۲)

صحبت کرتے وقت جب منی نکلے تو دل میں یہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا.....(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! جو اولاد تو مجھے دے، اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر۔

فائدہ نمبر ۱:

ساتویں روز بچہ کا نام رکھے اور عقیقہ کرے۔(٤)

فائدہ نمبر ۲:

---

۱)البخاری: کتاب بدء الخلق باب صفة إبليس وجنوده ج:۱ص:٤٦٣

الصحيح لمسلم: كتاب النكاح،باب مايستحب أن يقوله عند الجماع ج:۱ص:٤٦٣

۲)مرقا المفاتيح: كتاب الطب والرقی،ج:۸ص:۳۸۲رقم الحديث:٤٥٦٤

۳)فضل مبین:ص:۲۱۱

٤)فضل مبین:ص:۲۱۲

جب بچہ پیدا ہوتو اللہ تعالی کے کسی نیک بندے کے پاس لے جائے اور ان سے برکت کی دعا کرائے اور کھجور یا چھوہارے (یا کوئی اور چیز) ان سے چبوا کر بچہ کے منہ میں ڈلوائے۔(۱)

فائدہ نمبر ۳:

جب بچہ بولنے لگے تو پہلے اسے لا إله إلا الله سکھادے اور یہ آیت بھی یاد کرادے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا(۲)

ترجمہ:

اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اسی اللہ (پاک) کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی بزرگی خوب خوب بیان کیجئے۔

جب نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْإِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہے، (اے

---

۱) فضل مبین: ص: ۲۱۱

۲) عمل الیوم واللیلة لابن السنی: باب مایقلن بالصبی إذا أفصح الكلام، ص: ۲۰۱ الرقم: ۴۲۴۴۲۳ حصن مترجم: ۱۷۶

۳) فضل مبین: ص: ۲۷۱

چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

اور جب پورے چاند پر نظر پڑھے تو یہ پڑھے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا ۔(۱)

ترجمہ:

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے

جب غصہ آوے یا گدھے یا کتے کی آواز سنے

یا برے وسوسے آئیں تو یہ دعا پڑھے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۲)

ترجمہ:

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے

اور جب مرغ کی آواز سنے تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرے۔

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ پڑھے

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (۳)

ترجمہ:

اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام

---

۱)۔ یہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں ماخوذ ہیں حدیث سے۔ دیکھئے:

ترمذی: أبواب التفسیر، سورالمعوذتین ج:۲ ص:۱۷٤

۲) سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب مایقول إذا سمع نهيق الحمار ج:۲ ص:۱۸٤

۳) سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب ماجاء مایقول إذا ودع إنسانا ج:۲ ص:۱۸۲

اور اگر وہ سفر کو جا رہا ہو تو یہ دعا بھی دیوے

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى،... وَغَفَرَ ذَنْبَكَ ... وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ(۱)

ترجمہ:

خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں تو جائے وہاں تیرے لئے خیر آسان کرے۔

اور پھر جب وہ چلا جائے تو اسے یہ دعا دیوے

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (۲)

ترجمہ:

اے اللہ! اس کے سفر کا راستہ جلدی طے کرا دے اور اس پر سفر آسان کردے۔

اور جو رخصت ہو رہا ہو اسے چاہئے کہ چلتے وقت رخصت کرنے والے کو یہ دعا دیوے:

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ(۳)

ترجمہ:

تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں ہیں۔

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَسِيْرُ۔(۴)

ترجمہ:

---

۱)۔حوالہ بالا

۲)سنن الترمذی: أبواب الدعوات (باب) ج:۲ص:۱۸۲

۳)عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: باب مایقول إذا ودع رجلا، ص:۲۳۸، الرقم:۵۰۵

۴)مسند أحمد: ج:۲، ص:۴۲۷، الرقم:۱۲۹۶

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (ان کے دفع کرنے کی) تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

جب سوار ہونے لگے اور رکاب (یا پائے دان) پر قدم رکھے تو بسم اللہ کہے اور جب جانور کی پشت (یا سیٹ) پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ کہے پھر یہ آیت پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ(۱)

ترجمہ:

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم (اس کی قدرت کے بغیر) اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

اس کے بعد تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہے اور پھر یہ پڑھے

سُبْحَانَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ.....(۲)

ترجمہ:

اے خدا تو پاک ہے بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو تو مجھے بخش دے کیوں کہ صرف تو ہی گناہ بخشتا ہے۔

جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ

---

۱) مشکا: کتاب الدعوات، باب فی الدعوات فی الأوقات ج:۲ص:۷۵۲، الرقم:۲٤۳٤

۲) اس دعا کو پڑھ کر مسکرانا بھی مستحب ہے۔منہ۔حوالہ بالا ابوداؤد: ج:۱ص:۳۷٤، رقم الحدیث:۲۶۰۲ کتاب الجہاد: باب مایقول الرجل إذا رکب

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ(۱)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں

اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرمادے اور اس کا راستہ جلدی جلدی طے کرادے، اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر کا کارساز۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بری حالت کے دیکھنے سے اور واپس ہو کر مال میں یا اولاد میں برائی دیکھنے سے اور بننے کے بعد بگڑنے سے اور مظلوم کی بددعا سے۔

جب بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر، پڑھے اور جب بلندی سے نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے اور جب کسی میدان یا پانی بہنے کے نشیب میں گذرے تو لا إله إلا الله والله أكبر، پڑھے۔ اگر پیر پھسل جائے یا ایکسیڈنٹ ہوجائے تو بسم اللہ کہے۔۔(۲)

بحری جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۚ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ(۳)۔

---

۱)۔ فضل مبین ترجمہ حصن حصین: ص: ۲۱۷۔ مسنون دعاؤں میں واطولنا ہے اور فضل مبین میں واطوعنا ہے اگرچہ دوسری جگہ واطولنا بھی ہے مگر واطوعنا کردیا ہے۔

۲) فضل مبين ترجمه حصن حصين: ص: ۲۱۹، ۲۲۰

۳) عمل اليوم والليلة لابن السني: باب مايقول إذا ركب في السفينة ص: ۲۳٦، الرقم: ۵۰۰ فضل مبين: ص: ۲۲۰

ترجمہ:

اللہ کے نام کے ساتھ ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا اور مہربان ہے اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچاننا چاہئے حالاں کہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور اس عقیدہ سے برتر ہے جو مشرک شرکیہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر سٹینڈ پر اترے تو یہ پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ [1]

ترجمہ:

اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔
اس دعا کے پڑھ لینے سے کوئی چیز وہاں سے کوچ کرنے تک اسے ضرر نہ پہنچائے گی۔

جس شہر یا بستی میں جانا ہو جب وہ نظر آئے تو یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا أَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔ [2]

ترجمہ:

اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمان کے نیچے ہیں

---

[1] مسلم: کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار، باب الدعوات والتعوذ ج:۲ ص:۳۴۷

[2] عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: مایقول إذا رأی قریۃ یرید دخولھا الرقم:۵۴۳ ص:۳۶۷

اورجوساتوں زمینوں اوران سب چیزوں کارب ہے جوان کے اوپر ہیں اورجوشیطانوں کااوران سب کارب ہے جن کوشیطانوں نے گمراہ کیاہےاورجوہواؤں کااوران چیزوں کارب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایاہے،سوہم تجھ سے اس آبادی کی اوراس کے باشندوں کی خیر کاسوال کرتے ہیں اوراس کے شر سےاوراس کی آبادی کے شر سےاوران چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جواس کے اندرہیں۔

جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے

اللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا۔(1)

ترجمہ:

اے اللہ! توہمیں اس میں برکت دے۔

اور پھر یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا(2)

ترجمہ:

اے اللہ! توہمیں اس کے میوے نصیب فرمااوریہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اوریہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدافرما۔

---

1)المعجم الأوسط:ج:٥ص:٨٨،الرقم:٤٧٥٥

2)حوالہ بالا

نوٹ:یہ اوراوپروالی ایک حدیث ہے۔

جب سفر میں رات ہو جائے تو یہ پڑھے

يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ[1]۔

ترجمہ:

اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور تجھ پر چلتی ہیں، اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدھے سے اور سانپ سے اور بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور باپ سے اور اولاد سے۔

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا۔ رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔۔۔[2]

ترجمہ:

سننے والے نے (ہم سے) اللہ کی تعریف بیان کرنا سنا اور اس کی نعمت کا اور اس کا ہم کو اچھے حال میں رکھنے کا اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا، اے ہمارے رب! تو ہمارے ساتھ اور ہم پر فضل کر یہ دعا کرتے ہوئے دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں

---

[1] فضل مبین ترجمہ حصن حصین: ص:۲۲۳

[2] فضل مبین ترجمہ حصن حصین: ص:۲۲۴،۲۲۳

نوٹ: مسلم میں سوائے ونعمتہ کے تمام حدیث ہے اور ابوداود میں جو حدیث ہے اس میں ونعمتہ کے الفاظ ہیں۔

سے دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص واہیات شعروں میں یا کسی بیہودہ شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان رہتا ہے(۱)

فائدہ:

جب کسی سفر میں دشمن وغیرہ کا خطرہ ہو تو سورۂ لایلاف قریش پڑھے ۲۔

جب سفر سے واپسی ہو تو ہر بلندی پر تین بار اللہ اکبر کہے اور پھر یہ پڑھے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ(۳)۔۔۔

ترجمہ:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں (اللہ کی) بندگی کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس کے مخالف لشکروں کو شکست دی۔

---

۱) المعجم الکبیر: ج:۱۷، ص:۳۲٤، الرقم:۸۹۵ عبداللہ بن شراحیل عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲)۔ فضل مبین: ص:۲۱٦۔ حاشیہ میں فاضل مترجم لکھتے ہیں کہ مصنف (ابن الجزریؒ) نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔

۳) البخاری: أبواب العمرہ، باب مایقول إذا رجع من الحج أو العمر أو الغزو ج:۱ ص:۲٤۲

مسلم: کتاب الحج، باب مایقول إذا رجع من سفر الحج وغیرہ ج:۱ ص:٤۳۵

جب سفر سے واپس ہوکر گھر میں داخل ہوتو یہ دعا پڑھے

أَوْبًا أَوْبًا، لِرَبِّنَا تَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا(۱)....

ترجمہ:

میں واپس آیا ہوں، میں واپس آیا ہوں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

جب دوسرے کو کسی مصیبت یا پریشانی یا برے حال میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔(۲)

ترجمہ:

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضلیت دی۔

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی ہو۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یہ دعا دے

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ۔(۳)

ترجمہ:

---

۱)۔فضل مبین:ص:۲۴۵۔

۲)سنن الترمذی:أبواب الدعوات،باب ماجاء مایقول إذا رأی مبتلی ج:۲ص:۱۸۱

۳)البخاری: کتاب الأدب،باب التبسم والضحک ج:۲ص:۸۹۹

خدا تجھے ہنستا رکھے۔

جب قبرستان میں جاوے تو یہ دعا پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.(۱)

ترجمہ:

اے قبروں والو! تم پر سلام ہو۔ ہم کو اور تم کو اللہ بخشے، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

مجلس میں اٹھنے سے پہلے تین بار یہ پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ(۲)

ترجمہ:

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں

اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان پر مُہر بن جائیں گے اور فضول اور لغو باتیں کی ہوں گی تو وہ معاف ہو جائیں گی (۳)۔

جب کوئی پریشانی یا بے چینی ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ،

---

۱) سنن الترمذی: کتاب الجنائز، باب ما یقول الرجل إذا دخل المقابر ج:۱ ص:۲۰۳

۲) سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا قام من مجلسه ج:۲ ص:۱۸۱

۳) سنن ابی داود: کتاب الادب، باب فی کفار المجلس، ج:۲ ص:۳۲٤، الرقم:٤٨٥٧

وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.(۱)...

ترجمہ:

اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں تو مجھے پل بھر بھی میرے سپرد نہ کر اور میرا سارا حال درست کردے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (۲)...

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

ادائے قرض کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ....(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ تو مجھے دوسروں سے بے نیاز کردے۔

جب کوئی مصیبت پہنچے (اگر چہ کانٹا ہی لگ جائے) تو یہ پڑھے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ

---

۱)سنن أبي داود: كتاب الادب،باب مايقول إذا أصبح ج:۲ص:۳۵۳،الرقم:۵۰۸۸

۲)سنن أبي داود: كتاب الصلاة،باب مايقول إذا خاف قوما ج:۱ص:۲۲۵رقم الحديث:۱۵۳۷

۳)سنن الترمذي:أبواب الدعوات(باب) ج:۲ص:۱۹۶

لِيْ خَيْرًا مِنْهَا۔۔۔[1]

ترجمہ:

بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ[2]

ترجمہ:

کچھ حرج نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری تم کو گناہوں سے پاک کر دے گی۔

اور سات مرتبہ اس کے شفایاب ہونے کی یوں دعا کرے

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ۔۔۔[3]

ترجمہ:

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے اور بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفا دیوے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو ضرور شفا ہوگی، ہاں! اگر اس کی موت ہی آ گئی ہو تو دوسری بات ہے۔

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الجنائز ج:١ ص:٣٠٠

[2] البخاري: كتاب المرضى، باب مايقال للمريض، ومايجيب ج:٢ ص:٨٤٥

[3] الترمذي: ابواب الطب، (باب) ج:٢ ص:٢٨

سنن أبي داود: كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العياد ج:٢ ص:٩٠، الرقم:٣١٠٤

بارش کے لئے تین بار یوں پڑھے

اَللّٰھُمَّ أَغِثْنَا۔۔۔[1]

ترجمہ:

اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔

یا یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ أَنْزِلْ عَلٰی أَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا۔۔۔[2]

ترجمہ:

اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت (یعنی پھول بوٹے) اور اس کا چین اتار۔

جب بادل آتا ہوا نظر پڑے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهٖ۔۔۔
اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَافِعًا۔۔۔[3]

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس چیز کی برائی سے جسے لے کر یہ بھیجا گیا ہے۔
اے اللہ! اس ابر کو خیر و برکت اور نفع دینے والا بنا۔

اور جب بارش ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا۔[4]

ترجمہ: اے اللہ! اس کو بہت برسنے والا اور نفع بخش بنا

---

[1] البخاری: کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی خطبا الجمعۃ غیر مستقبل القبلۃ ج:۱ ص:۱۳۸

[2] مستخرج ابی عوانہ: ج:۲ ص:۱۲۲، الرقم:۲۵۲۳، (زیادات فی الاستسقاء)

[3] ابن ماجہ: کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ الرجل إذا رأى السحاب والمطر ص:۲۸۶

[4] البخاری: کتاب الاستسقاء، باب مایقال إذا مطرت ج:۱ ص:۱۴۰

اور جب بارش حد سے زیادہ معلوم ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (۱)

ترجمہ:

اے اللہ! ہمارے آس پاس اس کو برسا اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں میں اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہ پر برسا۔

فائدہ:

جب بادل آکر بغیر برسے لوٹ جائے تو الحمد للہ کہنا چاہئے۔۔۔۔(۲)

جب گرجنے اور کڑکنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں چین دے دے۔

جب آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کرے اور دو زانوں بیٹھ کر

یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا

---

۱) فضل مبین ص:۲٦۸؟

نوٹ: مصنف نے یہ متن حصن حصین سے لیا ہے۔ کیوں کہ بخاری و مسلم میں بعینہ یہ متن راقم کو نہیں ملا۔

۲) (عدالحصن الحصین:۳٤٤)

۳) سنن الترمذی:،أبواب الدعوات،باب مایقول إذاسمع الرعد ج:۲ص:۱۸۳

وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا۔(۱)

ترجمہ:

اے اللہ! اسے رحمت بنا اور اسے عذاب نہ بنا۔ اے اللہ! اسے نفع والی ہوا بنا اور نقصان والی ہوا نہ بنا۔

فائدہ:

اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو (جسے کالی آندھی کہتے ہیں) تو قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس پڑھے۔(۲)

حج کا تلبیہ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ (۳)۔

ترجمہ:

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بے شک حمد اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

شب قدر میں یہ دعا مانگے

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (٤).

ترجمہ:

---

۱) المعجم الكبير للطبراني: ج:۱۱ ص:٢١٤، الرقم: ١١٥٣٣

۲) سنن أبي داود: كتاب الصلاة باب في المعوذتين ج:۱، ص:٢١٦، الرقم: ١٤٦٢

۳) صحيح البخاري: ج:۱ ص:٢١٠، كتاب المناسك باب التلبية

٤) سنن ابن ماجه: كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية ص:٢٨٢

اے اللہ! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے، معافی کرنے کو پسند کرتا ہے، لہذا تو مجھے معاف فرمادے۔

جب کوئی سلام بھیجے تو سلام لانے والے کو خطاب کر کے یوں کہے

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ (۱)۔۔۔۔

ترجمہ:

تجھ پر اور اس پر سلام ہو۔۔۔

جب کسی سے اللہ کے لئے محبت ہو تو اس کو ظاہر کر دیوے، کہ مجھے آپ سے محبت ہے اس کے جواب میں دوسروں کو یوں کہنا چاہئے:

أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِي لَهُ۔۔۔(۲)

ترجمہ:

وہ (خدا) تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی۔

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دیوے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔(۳)۔۔۔۔۔

ترجمہ:

تجھے اللہ (اللہ کی) جزائے خیر دیوے۔

جب قرض دار قرضہ ادا کر دیوے تو اس کو یہ دعا دیوے

أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ۔(۴)۔۔۔

---

۱) فضل مبین: ص: ۲۷۵

۲) سنن أبي داود: کتاب الأدب، باب الرجل یحب الرجل علی خیر یراہ ج: ۲، ص: ۳۵۷، الرقم: ۵۱۲۵

۳) سنن الترمذی: أبواب البر والصلہ باب ماجاء فی المتشبع بمالم یعطہ ج: ۲ ص: ۲۳

۴) البخاری: کتاب فی الاستقراض وأداء الدیون والحجر والتفلیس، باب حسن القضاء ج: ۱ ص: ۳۲۲

ترجمہ:

تونے میرا قرض ادا کردیا، اللہ تجھے (دنیا وآخرت میں) بہت دیوے۔

جب کوئی اپنی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ(۱)

ترجمہ:

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیز مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب کوئی دل برا کرنے والی چیز پیش آئے تو یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔(۲)

ترجمہ:

ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے۔

جب کوئی چیز گم ہوجائے یا غلام یا جانور بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّآلَّةِ ، وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ ، أَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ ، اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ ، فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے کو راہ دکھانے والے، تو ہی گم

---

۱) المستدرک: کتاب الدعاء ج:۱ ص:۴۹۹

۲) المستدرک: کتاب الدعاء، ج:۱ ص:۴۹۹

۳) فضل مبین: ص:۲۸۸۔

المعجم الكبير للطبراني: ج:۱۲، ص:۳۴۰، الرقم:۱۳۲۸۹ [عمر بن كثير بن أفلح عن ابن عمر] (اس میں أنت نہیں ہے)

شدہ کوراہ دکھاتا ہے اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعے میری گم شدہ چیز کو واپس فرمادے، کیوں کہ وہ بے شک تیری عنایت اور تیرے فضل سے مجھ کو ملی تھی۔

جس کی زبان بہت چلتی ہو اسے چاہئے کہ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ...[1]

ترجمہ:

میں اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں

پڑھا کرے۔

جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا[2]

ترجمہ:

اے اللہ! ہمیں ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے غلہ ناپنے کے پیمانوں میں ہمیں برکت دے۔

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچہ کو دے دے۔(۳)

یا اس وقت اس مجلس میں جو سب سے چھوٹا بچہ ہو اس کو دے دے(٤)

---

[1] سنن النسائی الکبری: ما یقول من کان ذرب اللسان وذکر الاختلاف علی أبا إسحاق في خبر حذیفة بن الیمان فیه) ج:۹ص:۱٦۹، الرقم:۱۰۲۰۹

[2] الصحیح لمسلم: کتاب الحج، باب فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا. ج:۱ص:٤٤۲

[3] الصحیح لمسلم: ج:۱ص:٤٤۲، کتاب الحج

[4] الصحیح لمسلم: ج:۱ص:٤٤۲، کتاب الحج
صحیح مسلم میں دونوں باتیں ہیں۔ یعنی یہ اور اس سے پہلے والی۔

جب آگ لگتی دیکھے تو

اَللّٰہُ أَکْبَرُ۔(۱)

ترجمہ:

اللہ سب سے بڑا ہے۔

کے ذریعہ بجھا دیوے یعنی اللہ اکبر پڑھے جس سے وہ بجھ جائے گی۔

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ۔(۲)

ترجمہ:

اے سب انسانوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا...(۳)

ترجمہ:

اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف ہٹا کر ہم کو امن سے رکھ۔

جب آب زمزم پیئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَّاسِعًا، وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ

---

۱) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ص:۱٤٥ الرقم:۲۹٥ باب مایقول إذا رای الحریق

۲) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: مایقول إذا ناداہ ص:۲۲٥، الرقم:۱۸۷

فضل مبین: ص:۲۹٦

۳) مسند أحمد: ج:۱۷ ص:۲۷، الرقم:۱۰۹۹٦ وفضل مبین: ص:۲٤۱

دَاءٍ۔(۱)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور فراخی والے رزق اور ہر مرض سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

آنکھ دکھنے آجائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَأَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ۔(۲)

ترجمہ:

اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع پہنچا اور میرے مرتے دم تک اسے باقی رکھ اور دشمن میں میرا انتقام مجھے دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو

یا اور کوئی تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر پہلے تین بار بسم اللہ کہے اور پھر سات بار یہ پڑھے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ(۳)

---

۱)سنن دارقطنی:ج:۳ص:۳۵٤۳۵۳،الرقم:۲۷۳۸(ماجاءفی شرب ماءزمزم)المستدرک:کتاب المناسک،(ماءزمزم لماشرب له)ج:۱ص:٤۷۳

مستدرک میں "إني" نہیں ہے۔

۲)۔المستدرك: كتاب الرقى والتمائم،(رقية الرمد)۔ج:۴ص:۴۱۳۔

فضل مبین:ص:۲۹۹

۳)الصحیح لمسلم:کتاب السلام،باب استحباب وضع یده الیمنی علی موضع الالم مع الدعاء ج:۲ص:۲۲٤

ترجمہ:

اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔

جس کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اِسْمُكَ، أَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ۔(۱)

ترجمہ:

ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں (معبود) ہے تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں وہی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو اپنی شفاؤں میں سے ایک شفا اور اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اس درد پر اتار دے۔

فائدہ:

کسی کو زہریلا جانور ڈس لیوے تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے۔(۲)

جب کسی کو نظر لگ جائے تو یہ پڑھ کر دم کرے

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

---

۱) المعجم الاوسط: للطبرانی: ج:۸ص:۲۸۰، الرقم:۸۶۳۶

۲) سنن الترمذی: ابواب الطب، باب ماجاء فی أخذ الاجر علی التعویذ ج:۲ص:۲۶

ترجمہ:

میں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں، اے اللہ! اس کی گرمی اور تکلیف دینے والی ٹھنڈک اوراس کے لائے ہوئے مرض کو دور فرما۔

اس کے بعد یوں کہے:

قُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ...(۱)

ترجمہ:

اللہ کے حکم سے کھڑا ہو۔

فائدہ:

جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو، تین روز تک صبح وشام سورۂ فاتحہ پڑھ کراس پر تھتکار دیوے۔۔۔(۲)

جسے بخار چڑھ آوے یا کوئی تکلیف ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ(۳)

ترجمہ:

اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے۔۔ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جو عظیم ہے جوش ہوتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

---

۱)عمل اليوم والليلة للنسائی: مايقرأعلى من أصيب بعين ص:٥٦٤، الرقم:١٠٣٣

۲)سنن أبی داود: ج: كتاب الاجارات، باب فی كسب الاطباء ۲ ص:۱۳۰، الرقم:۳٤۲۰

۳)سنن الترمذی: أبواب الطب، (قبل باب ماجاء فی الغيد) ج:۲ ص:۲۷

نوٹ: مصنف نے جن الفاظ سے دعا لکھی ہے اس میں نعوذ باللہ بحوالہ مسلم یا کوئی اور کتاب کے راقم کو نہیں ملی۔ حصن حصین میں بھی اَعوذ باللہ ہے۔ لہذا ترمذی کے موافق لکھ دیا۔

فائدہ:

بخار کو برا کہنا منع ہے۔

جب بدن میں کسی جگہ تکلیف ہو

یا پھوڑا یا زخم ہو تو اپنی شہادت کی انگلی کو لعابِ دہن لگا کر زمین پر رکھ دیوے اور پھر اٹھا کر زخم یا پھوڑے کی جگہ پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا(۱)

ترجمہ:

میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں، یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے، تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو جائے۔

بچہ کو مرض یا اور کسی شر سے بچانے کے لئے یہ دعا پڑھے

أُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔(۲)

---

۱)الصحیح لمسلم:ج:۲ص:۲۲۳،کتاب السلام باب استحباب الرقیمن العین والنملمشکا المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیاد المریض وثواب المرض، الفصل الاول ج:۱ص:۴۸۵،الرقم:۱۵۳۱

۲)مشکا المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیاد المریض وثواب المرض، الفصل الاول ج:۱ص:۴۸۶،الرقم:۱۵۳۵

مصنف اپنی کتاب فضل مبین ترجمہ حصن حصین حاشیہ ۲۱۲ میں لکھتے ہیں:

حصن حصین کے بعض نسخوں میں اُعوذ ہی ہے لیکن روایات میں ''اُعیذ'' ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

ترجمہ:

میں تیرے لئے اللہ کے پورے کلموں کے واسطہ سے ہر شیطان اورزہریلے جانوروں کے شر سے اور ہر ضرر پہنچانے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد اسے یوں کہے

إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (۱)۔

ترجمہ:

بے شک جو اللہ نے لیا وہ اسی کا ہے اور جو اس نے دیا وہ اسی کا ہے اور ہر ایک کا اس کے پاس وقت مقرر ہے (جو بے صبری سے یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا) لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید باندھو۔

نماز حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس سے اللہ کی کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور پھر اللہ سے یوں دعا مانگے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

---

۱) بخاری: کتاب الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اهله علیه ج:۱ ص:۱۷۱

نوٹ: ہمارے پاس حصن کے نسخوں میں وللہ ما اعطی تھا، مصنف کے نسخہ فضل مبین میں بھی وللہ ہے۔ بہر حال بخاری شریف میں یہ متن مل گیا اسی لئے اسی کا حوالہ دیا ہے۔

الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ (۱)

ترجمہ:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم ہے اور کریم ہے، اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کردیں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، اے اللہ! تو میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

دعائے استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہم کو استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھاتے تھے، جیسے قرآن شریف کی سورۃ سکھاتے تھے، اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي

۱) مشکا: کتاب الصلا باب التطوع، الفصل الثانی ج:۱ص:۴۱۷ الرقم:۱۳۲۷

فِيهِ وَإِنْ كُنتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي۔[1]

ترجمہ:

اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیوں کہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور آسان فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما۔ اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر (اور برا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما۔ اور میرے لئے خیر مقدر فرما، جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی فرمادے۔

جس عبارت پر لکیر کھینچی ہوئی ہے جب اس پر پہنچے تو اپنے کام کا دھیان کرے۔

قرآنی دعائیں

دین و دنیا کے لئے خیر و برکت طلب کرنے اور دوزخ کے عذاب سے نجات پانے کی دعا

تعارف:

اس کی فضلیت خدا تعالی نے خود بیان فرمائی ہے۔

---

[1] مشکاۃ شریف: کتاب الصلاۃ باب التطوع، الفصل الاول ج:۱ ص:۴۱۵ رقم الحدیث:۱۳۲۳

تنبیہ: مندرجہ بالا دعا میں ہر دو جگہ وعاقبۃ امری کے بعد کچھ عبارت جو اصل متن میں تھی مصنف نے مبتدی کو ذہنی تشویش سے بچانے کے لئے اسے حذف کر دیا ہے وہ دو عبارتیں یہ ہیں:

أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۲۰۱ ﴿البقرة: ۲۰۱﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

رحم و مغفرت طلب کرنے اور آسانی و کامیابی اور دشمنوں پر فتح پانے کی دعا

تعارف:

کیسے پیارے لفظ ہیں اور کیسی عمدگی سے عاجزی اور مسکینی کا اظہار ہے اور دین و دنیا کی حاجتوں میں سے کوئی ایک بات بھی تو چھوٹنے نہیں پائی۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۲۸۶ ﴿البقرة﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو نہ پکڑ، اے ہمارے پروردگار! جو لوگ ہم سے پہلے ہوگذرے ہیں جس طرح ان پر تونے بھاری بوجھ ڈالا تھا ویسا بوجھ ہم پر نہ ڈال، اے ہمارے پروردگار! ہم سے اتنا بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہم کو طاقت نہیں اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے تو ان لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں ہماری مدد کر۔

استقامت اور رحمت کی دعا

تعارف:

خداتعالی نے خود تعلیم فرمائی ہے۔آج کل اس دعا کی بڑی ضرورت ہے کیوں کہ اسلامی عقائد سے منحرف اور متزلزل کرنے والے بہت سے دشمن پیچھے پڑے ہوئے ہیں، خدا اپنے فضل سے ان ظالموں سے بچائے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٩ ﴿آل عمران﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کوہدایت کرنے کے بعد (غلط راستے پر) نہ پھیر اور اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطافرما، بے شک تو ہی دینے والا ہے۔اے ہمارے پروردگار! تو ایک دن جس (کے آنے) میں (کسی طرح کا) شبہہ ہی نہیں لوگوں کو (اعمال کی جزاوسزا کے لئے) اکٹھا کرے گا (تواس دن ہم پر تیری مہربانی کی نظر رہے) بے شک اللہ تعالی وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

ان لوگوں کی دعا جو آخر کا جنتی ہوں گے

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿آل عمران:١٦﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! ہم (تجھ پر) ایمان لائے ہیں تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں

تعارف:

اس کے پڑھنے والوں کو خدا تعالی نے تعریف فرمائی ہے اور اجابت کا وعدہ کیا ہے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ ﴿ال عمران﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! تو نے اس (دنیا) کو بے فائدہ نہیں بنایا، تیری ذات پاک ہے تو اے ہمارے پروردگار! ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو، اے ہمارے پروردگار! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اس کو (بہت ہی) ذلیل کیا، اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں، اے ہمارے پرودگار! ہم نے ایک پکارنے والے (یعنی نبی) کو سنا کہ ایمان کی منادی کررہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو دور کر اور ہمارا نیک بندوں کے ساتھ خاتمہ کر، اور اے ہمارے پروردگار! جیسے جیسے وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے فرمائے ہیں ہم کو نصیب فر، اور قیامت کے دن ہم کو ذلیل نہ کر کہ تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

رحم اور مغفرت کی دعا

تعارف:

اس دعا کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام کو معافی ملی تھی۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿الأعراف: ۲۳﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ کو خود تباہ کیا اور اگر تو ہم کو معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے۔

طلب صبر اور انجام بخیر ہونے کی دعا

تعارف:

یہ فرعون کے جادوگروں کی دعا ہے جب وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے گویا دشمنوں کے مقابلہ میں صبر اور انجام بخیر ہونے اور ایمان کی سلامتی کی دعا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿الأعراف: ۱۲۶﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے اور (اپنی) فرمان برداری کی حالت میں ہم کو موت دے۔

ظالموں سے نجات پانے کی دعا

تعارف:

اس کی بدولت بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجہ سے نجات ہوئی تھی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۵ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۸۶ ﴿یونس﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم

کو ان لوگوں (کے پنجہ) سے نجات دے جو کافر ہیں۔

اسلام پر خاتمہ ہونے کی دعا

تعارف:

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی آخری دعا ہے۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۟ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿یوسف: ۱۰۱﴾

ترجمہ:

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا رفیق ہے تو مجھ کو اپنی فرماں برداری کی حالت میں (دنیا سے) اٹھا لے، اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں داخل کر۔

اپنے والدین اور عام مسلمانوں کے لئے طلب برکت ومغفرت کی دعا

تعارف:

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ۟ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝۴۱ ﴿ابراھیم﴾

ترجمہ:

اے میرے پروردگار! مجھ کو توفیق دے کہ میں نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو (بھی) اور اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرما، اے ہمارے پروردگار! جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے، مجھ کو اور میرے ماں باپ اور (سب) ایمان والوں کو بخش

دینا۔

تمت بالخیر وعمت

فہرست اسنادمحولہ

(باعتبار وفیات مصنفین)

١) مصنف ابن ابی شیبہ:للإمام أبی بكر عبدالله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي،(المتوفی:٢٣٥ ھ)،ت:محمدعوامہ شركةدار القبلةالطبعةالاولی:٢٠٠٦١٤٢٧

٢)مسند الإمام أحمد بن حنبل:للإمام أحمد بن حنبل(المتوفی:٢٤١ھ)طبع:مؤسسة الرسالة الطبعة الاولی:١٩٩٩١٤٢٠ت:شعيب الأرناؤوط،وإبراهيم الزيبق

٣)سنن الدارمی:للإمام أبی محمد عبدالله بن عبدالرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبدالصمد الدارمي، التميمي السمرقندي (المتوفی:٢٥٥ھ)ت:حسين احمدسليم اسد،الطبعةالاولی:٢٠٠٠١٤٢١

٤)صحيح البخاری:للإمام محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي(٢٥٦ھ)قدیمی کتب خانہ سن إشاعت درج نہیں

٥)صحيح مسلم:للإمام أبی الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري(المتوفی:٢٦١ھ)قدیمی کتب خانہ سن إشاعت درج نہیں

٦)سنن ابن ماجه:للإمام محمد بن يزيد أبی عبدالله القزويني،(المتوفی:٢٧٣ھ)ایچ،ایم ،سعید سن اشاعت درج نہیں

٧)سنن أبي داود:للإمام أبی داود سليمان بن الأشعث السجستاني(المتوفی:٢٧٥ھ)مکتبہ رحمانیہ ،لاہور سن اشاعت:درج نہیں

٨)سنن الترمذي:للإمام محمد بن عيسى أبو عيسى الترمذي السلمي(المتوفی:٢٧٩ھ)ایچ ، ایم ،سعید

٩)سنن النسائي (المجتبی)للإمام أحمد بن شعيب أبی عبد الرحمن النسائي(المتوفی:٣٠٣ھ)قدیمی کتب خانہ سن إشاعت درج نہیں

١٠)عمل اليوم والليلة:للإمام أحمد بن شعيب أبی عبد الرحمن النسائي(المتوفی:٣٠٣ھ)دراسہ وتحقيق:الدكتورفاروق حمادمؤسسةالرسالة

١١)السنن الكبرى: للإمام أحمد بن شعيب أبی عبد الرحمن النسائي،(المتوفی:٣٠٣ھ):ت:حسين عبدالمنعم الشلبي،مؤسسةالرسالةالطبعةالاولی:٢٠٠١١٤٢١

١٢)مستخرج أبی عوانه:للإمام يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم أبو عوانة الإسفرايني النيسابوری،(المتوفی:٣١٦ھ)ت:أيمن بن عارف الدمشقی،دارالمعرفةالطبعةالاولی:١٩٩٨١٤١٩

١٣)المعجم الأوسط:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني(المتوفى:٣٦٠هـ)ت:طارق بن عوض الله بن محمدوغيره دار الحرمين للطباع والنشر والتوزيع١٤١٥ ١٩٩٥

١٤)المعجم الكبير:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني(المتوفى:٣٦٠هـ)ت:حمدى عبدالمجيد السلفي،الناشر:مکتبہ ابن تیمیہ سن طباعت درج نہیں

١٥)عمل اليوم والليلة :للإمام أحمد بن محمد بن إسحاق المعروف بـابن السُّنِّي (المتوفى:٣٦٤ ھ)ت:بشیر محمد عیون،مکتبہ دار البیان،دمشق

١٦)سنن الدارقطني:للإمام علي بن عمر أبو الحسن الدارقطني البغدادي،(المتوفى:٣٨٥)ت:شعيب الأناؤوط وغيره مؤسسۃ الرسالۃ الطبعۃ الأولى:١٤٢٤ ٢٠٠٤

١٧)المستدرک:للإمام محمد بن عبدالله أبي عبدالله الحاكم النيسابوري(المتوفى:٤٠٥هـ)بإشراف:د.يوسف عبدالرحمن المرعشلي،دار المعرفة بيروت-لبنان

١٨)السنن الكبرى :للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي(المتوفى:٤٧٥هـ)ت:محمدعبدالقادرعطا دار الكتب العلميۃ الطبعۃ الثالثۃ:١٤٢٤ ٢٠٠٣

١٩)شعب الإيمان:للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي(المتوفى:٤٧٥هـ)ت:أبي طاهر محمد السعيد زغلول،دار الكتب العلميہ،بيروت،الطبعۃ الاولى:١٤٢١ ٢٠٠٠

٢٠)شعب الإيمان:للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي(المتوفى:٤٧٥هـ)ت:د:عبدالعلى عبدالحميد حامد مکتبۃ الرشد الطبعۃ الاولى:١٤٢٣ ٢٠٠٣

٢١)الدعوات الكبير:للإمام أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبي بكر البيهقي،(المتوفى:٤٧٥هـ) ت:در بن عبد الله البدر الناشر: غراس للنشر والتوزيع - الكويت الطبعة: الأولى:،2009م

٢٢)شرح السنۃ:للإمام محيي السنة، أبي محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى:٥١٦ھ)ت:شعيب الأناؤوط محمد زهير الشاويش المكتب الإسلامی الطبعۃ الثانیۃ:١٤٠٣ ١٩٨٣

٢٣)مشکاۃ المصابيح:للإمام محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي(المتوفى:٧٤١هـ)،ت:محمدناصر الألبانی المکتب الإسلامی الطبعۃ الثانیۃ:١٣٩٩ ١٩٧٩بيروت

٢٤)مرقاۃ المفاتيح:للإمام الملا علی القاري(المتوفى:١١١٤هـ)ت:الشيخ جمال العيتانی، دار الكتب العلميۃ الطبعۃ الاولى:١٤٢٢ ٢٠٠١

٢٥)فضل مبین ترجمہ حصن حصین:مترجم:مفتی محمدعاشق الھی بلند شہری دار الإشاعت کراچی سن طباعت:فروری،٢٠١٧

٢٦)عدۃ الحصن الحصین:شمس الدین محمدبن محمدابن الجزری،ترجمہ وتشریح:مولانا ڈاکٹرعبدالحلیم چشتی،مکتبۃ الکوثر،کراچی سن إشاعت: ١٤٣٣ ٢٠١٢

٢٧)حصن حصین مترجم:تالیف:امام محمد بن الجزری الشافعی،مترجم:مولانا محمد إدریس تخریج:مفتی مولانا عصمت اللہ حسن زئی گاباسنز

مفتی احسان الحق کے دیگر علمی و تحقیقی شہ پارے

۱)مشاہیر خیبر پختون خواہ کے شجرات طریقت	(زیر طبع)
۲)"خانقاہ کہیاں شریف (آزاد کشمیر) کا شجرہ طریقت" ایک تحقیقی مطالعہ	(زیر طبع)
۳)پیر کامل حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ کے شجرات طریقت	(زیر طبع)
۴)سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ سے متعلق چند غلط فہمیاں اوران کا ازالہ	(مطبوع)
۵)سلسلہ چشتیہ اور حضرات چشتیہ حضرت تھانویؒ کی نظر میں	(زیر طبع)
۶)سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ کے ایک شجرہ پر تحقیقی مطالعہ	(مطبوع)
۷)کیا نسبت اویسیہ نسبت متصلہ سے زیادہ قوی ہے۔۔۔؟	(مطبوع)
۸)بانی سلسلہ شاذلیہ کے مختصر حالات (شیخ ابوالحسن شاذلیؒ)	(زیر طبع)
۹)حضرت مولانا عبدالحق پشاوریؒ کے شجرہ طریقت میں ایک ندرت	(زیر طبع)
۱۰)حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کا شجرہ طریقت	(زیر طبع)
۱۱)"حضرت مفتی محمود صاحب کا شجرہ طریقت" ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ	(زیر طبع)
۱۲)حضرت شیخ الحدیثؒ (مولانا محمد زکریا) نے فرمایا	(مطبوع)
۱۳)حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہیدؒ کی چند نصائح وملفوظات	(زیر طبع)
۱۴)ملفوظات حضرت مولانا سید عبدالوھاب شاہ بخاریؒ	(زیر طبع)
۱۵)ملفوظات حضرت مفتی محمد حسن زید مجدہ	(زیر طبع)
۱۶)نصائح وملفوظات اساتذۂ جامعہ بنوری ٹاؤن	(زیر طبع)

۱۷)حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن شہیدؒ کا انداز تدریس	(زیر طبع)
۱۸)حضرت مولانا عبدالحیؒ پیر گیروال	(زیر طبع)
۱۹)حضرت مولانا فضل الرحمن قادریؒ	(زیر طبع)
۲۰)حضرت مولانا قاضی عبدالعزیز کشمیریؒ	(مطبوع)
۲۱)یادگار زمانہ (حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینیؒ)	(مطبوع)
۲۲)مولانا عبدالعزیز پڑھاویؒ اور ان کا فقہی مسلک	(مطبوع)
۲۳)مولانا خان بہادرؒ المعروف مارتونگ بابا کی سند حدیث	(زیر طبع)
۲۴)حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی مدظلہ کا انداز تحقیق وتنقید	(زیر طبع)
۲۵)فضائل حج اور عمرہ پر چالیس منتخب احادیث۔(ترجمہ وتخریج)	(مطبوع)
۲۶)الأربعين في إفشاء السلام (ترجمہ وتخریج)	(مطبوع)
۲۷)عقد الجواهر البهيه في الصلاة على خير البرية (تخریج)	(مطبوع)
۲۸)چالیس احادیث (ارشاد فرمودہ اساتذہ جامعہ بنوری ٹاؤن)	(مطبوع)
۲۹)الأربعين في تعليم الدين۔(تخریج)	(زیر طبع)
۳۰)لامية المعجزات۔(تخریج)	(زیر طبع)
۳۱)اسلامی دلہن۔(تخریج)	(زیر طبع)
۳۲)کسب حلال وادائے حقوق (تخریج)	(زیر طبع)
۳۳)قواعد النحو۔۔۔۔ماخوذ از ہادیہ شرح کافیہ	(زیر طبع)
۳۴)فضائل واحکام رمضان (تخریج)	(مطبوع)
۳۵)الكافية في النحو (سوالا جوابا)	(زیر طبع)
۳۶)درس متنبی (حضرت مولانا خلیل اللہ شہیدؒ)	(زیر طبع)
۳۷)اردو نحو میر	(زیر طبع)

۳۸)شرح تسہیل النحو		(زیرطبع)
۳۹)الفیضی شرح دیوان الحماسہ۔(تصحیح وتخریج)		(زیرطبع)
۴۰)مسنون دعائیں	(تخریج)	(زیرطبع)
۴۱)درس ترمذی	(ضبط وترتیب)	(زیرطبع)
۴۲)درس مشکاۃ	(ضبط وترتیب)	(زیرطبع)
۴۳)درس توضیح تلویح	(ضبط وترتیب)	(زیرطبع)
۴۴)درس دیوان الحماسہ	(ضبط وترتیب)	(زیرطبع)
۴۵)شرح تسہیل النحو		(زیرطبع)
۴۶)درس دروس البلاغہ	(ضبط وترتیب)	(زیرطبع)
۴۷)درس قطبی	(ضبط وترتیب)	(زیرطبع)
۴۸)ترکیب شرح مئۃ عامل(النوع الاول)		(زیرطبع)
۴۹)فتاوی عثمانی(سوسالہ قدیم)	(تخریج)	(زیرطبع)
۵۰)دوسوفتاوی		(زیرطبع)
۵۱)العطور المجموعہ	(تخریج)	(زیرطبع)
۵۲)اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	(تخریج)	(زیرطبع)

تمت بالخیر